ہندو مذہب کے اہم تیوہار

اور

رسوم وشادی کا مختصر طریقہ

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	ہندو مذہب کے اہم تیوہار اور رسوم وشادی کا مختصر طریقہ
مصنف	:	مفتی محمّد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۴۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیرآباد ا ۳ (لکھنؤ)

۴۔ سبھانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور

فہرست

مقدمہ ۶
وَرت، تیوہارؔ اور رسوم ۷
ہندو مہینے ۷
پانچ مہاورت ۸
سانوُتسر ۸
رام نومی ۹
اس ورت کا طریقہ ۹
کِرشن جنم اشٹمی ۱۰
بسنت پنچمی ۱۱
مَہاشِیوُ راتِرِی ۱۲
دشاوَتار (दशावतार) ۱۳
ڈاکٹر راج بلی پانڈے کے مطابق پانچ مہاورت ۱۴
مخصوص تیوہار اور پرب ۱۵
وِجیادشمی (विजयादशमी) ۱۵
دیوالی ۱۶
دیوالی سے متعلق مختلف کہانیاں ۱۷
(۱) کرواچوتھ ۱۸
(۲) اہوائی اشٹمی ۱۸
(۳) چھاردواستی ۱۹
(۴) دھن تیرس ۱۹
(۵) نرک چودس یا روپ چودس ۱۹
(۶) دیوالی ۱۹

(۷) گوبردھن ۱۹
(۸) جم دوج ۱۹
ہولی ۲۱
رکشابندھن ۲۵
جنیو پہننے کا دن ۲۶
نوراتر یا دُرگا پوجا ۲۶
درگا پوجا اور دسہرا ۲۷
دس اہم گناہ ۲۷
بیساکھی ۲۸
مکرسنکرانتی ۲۸
ستیہ نارائن ورت کتھا ۲۹
گنیش پوجا ۲۹
سمپورن ورت ۳۰
سنسکار یا رسوم ۳۱
ہندو معاشرے میں شادی کا طریقہ (विवाह संस्कार) ۳۶
شادی विवाह کی قسمیں ۳۶
وِواہ سنسکار کا وقت ۳۸
وِواہ (شادی) کا مقصد ۳۸
شادی سے پہلے کے خاص اعمال ۳۹
۱۔سگائی (वाग्दान) ۳۹
۲۔(तिलक) تحفہ کے ساتھ پوجا ۳۹
۳۔لڑکی کی گود بھرائی ۳۹
۴۔मनुहार एवं लग्न पत्रिका (پیلی چٹھی یا لگن) ۴۰

۵۔بھات نیوتنا(भात न्योतना).. ۴۰

۶۔بیاہ ہاتھ(ब्याह हाथ).. ۴۰

۷۔رت جگا(रतजगा और थापा लगाना).. ۴۱

۸۔ हरिद्रा-हस्त یا हलधात(ہرِ دراہست یا حل دھات).. ۴۱

۹۔बानیعنی تیل چڑھانا.. ۴۱

۱۰۔منڈپ پوجن(मंडप-पूजन)یا منڈھا(मंढा).. ۴۲

۱۱۔گھُڑ چڑھی(घुड़चढी)اور بارات.. ۴۳

۱۲۔استقبال بارات،کورتھ اوردوار پوجا(स्वागत बारात कोरथ एवं द्वार पूजा).......... ۴۳

۱۳۔تورڑ ڈُھلاؤیا بروٹھی(तोरण ढुलाव या बरोठी).. ۴۳

۱۴۔ورمالا(वरमाला).. ۴۴

اصل شادی کی رسمیں(मूल विवाह संस्कार).. ۴۴

۱۔ورپوجن(वर पूजन).. ۴۴

۲۔کنیادان(कन्यादान).. ۴۴

۳۔لاجاہوم(लाजा होम).. ۴۵

۴۔بھانورے(भांवर) پھیرے.. ۴۵

۵۔سپت پدیसप्तपदी.. ۴۶

ہرذات میں الگ الگ طرح سے شادی.. ۴۹

بیویوں کی تعداد.. ۵۰

وراثت میں (بیٹے) کوحصہ.. ۵۱

❁❁❁

بسم تعالیٰ

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کو ہر قوم میں انہیں کی زبان میں بھیجا جس کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے دعوت دی ۔ اس حکمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو ہندوستان جیسے عظیم ملک میں پیدا فرمایا جس میں ہندو بھائی اکثریت میں ہیں جن سے مسلمانوں کی تجارتیں، لین دین اٹھنا بیٹھنا ہے لیکن ہم نے انہیں اسلام کا مکمل تعارف پیش نہیں کیا جیسا کہ حق تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اندھے، بہرے اور گونگے کی طرح زندگی گزارتے ہیں ایک عرصہ سے ایک ساتھ رہتے ہیں، دیوار سے دیوار اور دوکان سے دوکان ملی ہوتی ہے لیکن پڑوسی ایک دوسرے کے لئے انجان بنے رہتے ہیں اور پھر اجنبی بن کر ایک دوسرے کو بھنبھوڑتے ہیں ، ایک دوسرے کا خون پیتے ہیں ۔اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہم نے ایک دوسرے کو اپنا تعارف نہیں کرایا نہ ہم ان سے واقف ہیں اور نہ وہ ہم سے واقف ہیں ۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انہیں اسلامی تعلیمات سے واقف کرائیں اور ہم بھی ان کی نفسیات سے واقف ہوں ۔

یہ ایک مختصر سی کتاب ''ہندو مذہب کے اہم تیوہار اور رسوم کا مختصر جائزہ'' اسی دعوتی مقصد سے تیار کی گئی ہے جس میں ہندو مذہب کے تیوہاروں اور شادی بیاہ کی رسموں کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو دعوتی مقصد سے اہل وطن کی نفسیات کو سمجھنے کا ذریعہ بنائے اور اسلامی نظام حیات کی حقانیت کو واضح کرنے کی توفیق نصیب فرما کر ہدایت کو عام ہونے کا سبب بنائے ۔والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء،لکھنؤ

۵/ ۲/ ۲۰۱۷ء

وَرَت، تیوہار اور رسوم

لغت میں وَرَت کے معنیٰ ہیں ’عہد کرنا‘ یا مذہبی کام پاکیزہ کام۔ ورت کا معنیٰ میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ ڈاکٹر پی وی کانے کہتے ہیں کہ ’’رگ وید‘‘ میں جو ورت لفظ آیا ہے اس کا مفہوم وَرَن کرنے یعنی چننے کے ہیں۔ جو ’’ور‘‘ مادہ سے بنا ہے۔

(دھرم شاستر کا اتہاس جلد۔ ۴ صفحہ ۵ تا ۷)

بہر حال وَرَت وہ مذہبی اعمال ہیں جن کا حکم مذہبی کتب میں دیا گیا ہے۔ اسے عموماً خواہش کے مطابق کوئی چیز پانے یا حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

وَرَت تیوہار اور پَرَب کے معنیٰ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، پھر بھی ان میں تھوڑا سا فرق ہے۔ کہتے ہیں کہ وَرَت جب عوامی شکل میں آجاتا ہے تو تیوہار کہلاتا ہے اور پھر وہ پرب بن جاتا ہے۔ وَرَت میں کم، تیوہار میں اس سے کچھ زیادہ اور پَرَب میں اور زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے تیوہار اور پَرَب، وَرَت کے بڑے بھائی کہے جاتے ہیں۔

ہندو مہینے

ہندوؤں کے یہاں مہینوں کو خاص اہمیت حاصل ہے جن میں ہر ماہ کوئی نہ کوئی تیوہار یا رسم ہوتی رہتی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ان کے یہاں کا چیتر (چیت) ماہ کی پہلی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ سال میں ۱۲ ماہ ہوتے ہیں، جن کے نام ہیں۔ (۱) چیت (۲) بیساکھ (۳) جیشٹھ (۴) آساڑھ (۵) شراون (ساون) (۶) بھادرپد (بھادو) (۷) آشیوں (۸) کارتک (کاتک) ،(۹) ماگھ شیرش (اگھن) (۱۰) پوش (۱۱) ماگھ اور (۱۲) پھالگن۔ ہر ماہ میں دو پکھواڑے شُکل اور کرِشن ہوتے ہیں۔ سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں اور روز کم از کم ۳۰ ورت،

تیوہار پرب اور دوسرے رسوم ہوتے ہیں۔ سال میں تقریباً تین ہزار کی تعداد میں ان کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہاں پر کچھ خاص کو ہی پیش کیا جارہا ہے۔

پانچ مہاورت

(۱) سانوتسر (सांवत्सर) (۲) رام نومی (۳) کرشن جنم اشٹمی (۴) مہاشیوراتری (۵) دشاوتار۔

سَانُوتسُر

علم نجوم کے مطابق یہ پانچ قسموں کا ہوتا ہے یعنی اس کی اہمیت پانچ طرح سے ہے۔

(۱) سَوْر۔ یعنی پیدائش سے متعلق کام اور وَرَت

(۲) سائن یعنی یگ وغیرہ۔

(۳) بارہسپتیہ۔ یعنی گوداوری اور دوار کا وغیرہ کا سفر

(۴) چاندر۔ یعنی تمام کام (ہر عمل)

(۵) ناکچھتر۔ یعنی عمر وغیرہ کا فیصلہ

یہ سال کے پہلے دن ہوتا ہے جو شکل پچھ سے شروع ہوتا ہے۔ ’’پدم پُران‘‘ کے مطابق اسی دن برہما نے یہ زمین بنائی۔ اس وجہ سے اس دن برہما کی پوجا ہوتی ہے۔ وِشنو پُران میں کہا گیا ہے کہ یہ پنچ مورت ورت ہے۔ اس دن سے لے کر پانچ دن تک آگنی (آگ) سوریہ (سورج) ’سوم‘ پرجاپتی (برہما) اور مہیشور (شیو) کی پوجا انہیں بالترتیب نیلے، سفید، لال، پیلا اور کالے پھولوں سے ایک منڈل میں قائم کرکے کی جاتی ہے۔ تل، چاول، جَو، گھی، سفید سرسوں سے سلسلہ وار کرنا ہوتا ہے (ہیماوری ورت ۴۰۹ تا ۴۲۰) یعنی اگنی کا تلِ سے۔ سوریہ کا چاول سے۔ سوم کا جو سے پرجاپتی کا گھی سے اور ہیشور کا سفید سرسوں سے ہون کرنا چاہئے۔ اس موقع پر سورن دان (سونا دان کرنے) کی کافی فضیلت ہے۔ برہما کی سونے کی مورتی بنا کر دان کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ براہمنوں کو

کھانا بھی کھلایا جاتا ہے اس دن سے دیوی مندروں میں نو دن تک پوجا پاٹھ ہوتی ہے۔ ویشنو مندروں میں رامائن پاٹھ ہوتے ہیں۔جنوبی ہند کے مندروں میں دیوداسیوں کے عبادتی پروگرام بھی ہوتے ہیں۔

رام نومی

آج کل یہ تیوہار کافی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔وشنو کے ساتویں اوتار کی حیثیت سے رام کی پیدائش کا دن چیتر کی نویں تاریخ کو شکل پکچھ میں منایا جاتا ہے۔والمیکی رامائن، اَگَسْتْیَ سنہتا وغیرہ کتب میں رام چندر جی کی پیدائش کا دن یہی تھا۔آگستئے سنہتا (अगत्स्य संहिता) میں اسے سب لوگوں کا وَرَتْ کہا گیا ہے۔جب کھیت کٹنے شروع ہوتے ہیں اور چند روز میں اناج لوگوں کے گھروں میں پہنچ جاتا ہے اس عین خوشی کے زمانہ میں سری رام چندر مہاراج کے اوتار کا دن آتا ہے تاکہ وہ ایام راحت میں رہنما بن کر دولت مندی کی آفات سے ہماری اسی طرح حفاظت کریں جس طرح بھادوں میں عین مصیبت کے وقت رہنمائی کے واسطے سری کرشن مہاراج کا جنم ہوا تھا۔کچھ لوگوں کے نزدیک یہ روز کا ورت ہے۔ایسا عقیدہ ہے کہ اس ورت کو کرنے سے انسان کی سبھی خواہشات پوری ہوجاتی ہیں۔اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اس کی نجات ہوجاتی ہے۔

اس ورت کا طریقہ

آٹھویں تاریخ کو ہی عقیدت مند کو شام ہونے سے پہلے غسل کر لینا چاہیئے۔پھر ایک رام بھکت براہمن کو بلا کر اسے رام کے سونے کی مورتی دان میں قبول کرنے کے لئے درخواست کرنا چاہیئے اور براہمن کو جسم پر لگانے کے لئے تیل دینا چاہیئے۔پھر غسل کرا کر سفید کپڑے اور پھول دینا چاہیئے اور ساتوِک (सात्विक) یعنی گھی اور دودھ کا کھانا دینا چاہیئے اس طرح خود بھی وہی غذا کھائے اور دن بھر رام کتھا سنے اور آچاریہ یعنی براہمن کو زمین پر سلانا چاہیئے۔

دوسرے دن صبح خوب اہتمام سے غسل وغیرہ کرنے کے بعد سجا بجا کر رام کی پوجا، اپواس، یعنی بھوکا پیاسا رہ کر کرنا چاہیے۔رام کی سونے کی مورتی دان کرنی چاہیئے۔اس سے قبل رِگ وید اور پرانوں کے منتروں میں ۱۶ طریقہ سے مورتی کی پوجا کرنا درج ہے۔اس دن گائے، زمین اور کپڑے دان کرنے کی بھی فضیلت ہے۔(ہیماوری، وَرَتارک، وَرَت راج)۔لیکن اس خیرات کا انحصار اپنی استطاعت پر ہے۔

اس تیوہار کو عوامی بنانے میں گرو رام داس کا کافی بڑا حصہ ہے۔یہ مہاراشٹر کے تھے اور رامانند فرقہ سے متاثر تھے۔ان کی پیدائش ۱۶۰۸ء میں اور وفات ۱۶۸۱ء میں ہوئی۔

ڈاکٹر پی وی کانے کے مطابق'' آج کل بہت سے لوگ رام نومی پر اُپواس نہیں کرتے اور شاید ہی کوئی ہَوَن یا مُورتی دان (خیرات) کرتا ہو۔مگر دوپہر بعد رام مندروں میں تقاریب ہوتی ہیں۔

کِرِشن جنم اشٹمی

بھادْرپد کے کرشن پکچھ کی آٹھویں تاریخ کو کرشن جی کی پیدائش مانی جاتی ہے۔ چھاندوگ اُپنشد (۳۔۱۷۔۶) میں ہے کہ کرشن (دیوکی کے بیٹے) نے گھورانگیرس سے تعلیم حاصل کی۔پراک اِتہاس میں ۶۳ شخصیات کی تفصیلات میں تقریباً ایک تہائی حصہ کرشن کے بارے میں ہے۔مہابھارت میں انہیں کہیں تو پرماتما کہیں وشنو کہا گیا ہے۔انہیں وشنو کا آٹھواں اوتار مانا جاتا ہے۔جنم اشٹمی کے دن آدھی رات کو کرشن کی پیدائش مانی گئی ہے۔ اس دن اُپواس رکھا جاتا ہے اور اس دن کرِشن کی مورتی کی پوجا ہوتی ہے۔کیرتن وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔اس موقع پر ہر وَیشنو مندر میں اور وَیشنو یا کرشن بھکتوں کے گھروں میں کرشن جی کی جھانکی سجائی جاتی ہے۔کچھ لوگ کنس کے قتل ہونے کی خوشی میں یہ تیوہار منائے جانے کی بات بھی کہتے ہیں۔

بہر حال بھادوں کے بھادوں کے مہینہ میں یہ تہوار منایا جاتا ہے۔خاص اسی

وقت ہندوؤں کے پورن برہم اوتار سری کرشن مہاراج کا جنم ہوا ہے جو ہمیشہ مصیبت کے وقت رکشا یعنی حفاظت کرتے ہیں ہندوؤں میں دو اوتار بڑے مانے جاتے ہیں ایک سری کرشن مہاراج، دوسرے سری رام چندر جی مہاراج۔سری کرشن مہاراج کا اوتار عین مصیبت کے زمانہ میں اور سری رام چندر جی مہاراج کا عین راحت کے زمانہ میں ہوتا ہے۔اس میں جغرافیائی دلچسپی یہ ہے کہ دونوں اوتار دن رات برابر ہونے کے زمانہ میں ہوتے ہیں جو لوند کے باعث عموماً قریب چھ ماہ کے فاصلہ سے ہوا کرتا ہے یعنی ایک آخر مارچ کے قریب اور دوسرا ستمبر کے۔جنم اشٹمی پر سری کرشن مہاراج کی جنم کی خوشی تمام ہندوستان میں منائی جاتی ہے اور حفاظت کی دعا اور بھجن ہوتے ہیں اب چونکہ وبائی زمانہ قرب آ گیا اس لئے قریب قریب ہر تیوہار پر برت رکھے جاتے ہیں جو برسات میں تندرستی کے واسطے خاص طور پر مفید ہیں۔کہتے ہیں کہ سری کرشن جی کی پیدائش پر تمام فرشتے ان کی زیارت کے واسطے اپنے اپنے ومان یعنی ہوائی جہاز پر سوار ہو کر آئے تھے اسی کی یادگار میں دودھ کاندوں کا میلہ ہوتا ہے۔بعض لوگ کرشن مہاراج کے جنم کا تیوہار نو دن تک مناتے ہیں۔

بسنت پنچمی

جب کلیاں کھل کر تمام کھیت کی سبزی زردی میں تبدیل ہونے لگے اس وقت یہ تہوار منایا جاتا ہے۔اس موسم میں کاشتکار کے دل میں قدرتی امنگ اور خوشی پیدا ہوتی ہے۔وہ ماگ کے آخر ہفتہ میں بسنت پنچمی کے روز زرد پھولوں کو خوش خوش گھر لا کر بی بی بچوں کو دکھاتا ہے اور پھر سب مل کر بسنت کا تیوہار مناتے ہیں اور زرد پھول اپنے اپنے کانوں میں بطور زیور لگا کر خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرماتما ہماری محنت کا پھل عطا کر اور پھولے ہوئے درختوں میں پھل پیدا کر۔

بسنت پنچمی میں وشنو بھگوان کا پوجن ہوتا ہے اور بعض اقوام آم کا بور بھی پوجتی

ہیں۔اس روز مالی امرا کے روبرو بور کی ڈالی پیش کرتے ہیں اور وہ تھوڑا سا بور لے کر ہاتھ میں مل لیتے ہیں اور تھوڑا کھا لیتے ہیں۔عام خیال یہ ہے کہ اس سے انسان بچھو اور چھوٹے حشرات الارض کے زہر سے نہ صرف خود محفوظ رہتا ہے بلکہ زخم پر تھوڑی دیر ہاتھ پھیرنے سے دوسروں کو بھی بچا سکتا ہے۔

مَہا شِیوْ راتْرِی

ہر ماہ کے کرشن پکچھ کی چودھویں تاریخ کو شیوراتری کہی جاتی ہے۔لیکن کبھی ماگ یا کبھی پھاگُن کی چودھویں تاریخ بھی مہا شیوراتری کہلاتی ہے۔پدم پُران (۶۔۲۴۰) اگنی پُران (۱۹۳) گروڑ پُران (۱۲۴۔۱) اور اسکند پُران (۳۲۔۱۔۱) وغیرہ پرانوں میں اس کا تفصیل سے بیان ہے۔ان پرُانوں میں شِیو کی حمد بیان ہوتی ہے کہتے ہیں یہ تیوہار شیو کی شادی پاروتی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے منایا جاتا ہے۔(کلیان کے ہندو سنسکرتی انک صفحہ ۶۳۷) پر کہا گیا ہے کہ اس دن آدھی رات کو شیولنگ ظاہر ہوا تھا۔اسی وجہ سے یہ شیوراتری مانی جاتی ہے۔

جب کھیتوں میں اناج کی ابتدا ہوتی ہے اور کاشتکار کو اطمینان ہونے لگتا ہے کہ اس کی محنت کا نتیجہ جلد پیدا ہونے والا ہے اور وہ دولت مند ہو جاتا ہے۔اگر کافی انتظام اور راج نیت (سیاست مدن) قائم رہے تو دولت مند ہونے سے پہلے مہاشیوراتری کا تیوہار مناتے ہیں۔

شیو جی راج نیت کی اصلی مورتی ہیں اور ان کی تصویر نہایت دلچسپ اور قابل غور ہے یہ برہما جی کے بیٹے زمانہ مستقبل کے مظہر سائنٹفک صورت ہیں۔ان کے جسم پر بھبھوت رمی ہے۔سانپ لپٹے ہوئے ہیں۔گلے میں زہر بھرا رہنے سے ان کا رنگ نیلا ہو گیا ہے۔ماتھے پر چندرما ہے جو امرت یعنی آبِ حیات برسا رہا ہے۔سر پر جٹا جوٹ ہے جس سے گنگا جی بہہ رہی ہیں۔سامنے دھونی کی آگ جل رہی ہے۔ان کی لازوال سہاگ والی

بیوی یعنی پاروتی جی اس قدر قریب گود میں بیٹھی ہوئی ہیں کہ شیو جی کی اردھانگنی یعنی جسم کا نصف حصہ بن گئی ہیں لیکن شیو جی مہاراج خود پر ماتما کے دھیان میں ایسے مگن ہیں کہ گویا دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔ ان کے دو بچے بھی موجود ہیں ایک گنیش جی جن کا سر ہاتھی کا ہے۔ اور دوسرے کھٹ مکھ جی جن کے چھ منہ ہیں۔ ان چاروں دیوتاؤں کی سواریاں سامنے موجود ہیں۔ شیو جی کا بیل ہے۔ پاروتی جی کا شیر۔ گنیش جی کا چوہا اور کھٹ مکھ جی کا مور۔ شیو جی کے ہمراہ بھوت اور مسان ہیں جو ہر دم حاضر رہتے ہیں۔ اس ورت کو کرنے کا سبھی ذاتوں کو حق ہے۔

● اس دن اپواس کیا جاتا ہے شنکر آچاریہ نے اس دن (اپواس کو اہمیت دی ہے۔ جب کہ ہیماوری، مادھو وغیرہ نے اُپواس، پوجا اور جاگرن تینوں کو اہمیت دی ہے۔

● شنکر جی خود کہتے ہیں کہ اس دن ورت رکھ کر انسان مجھے حاصل کر سکتا ہے (کتاب شیو ہسیہ) اس دن شیو پوجا کے علاوہ لوگ شیو کی کتھائیں بھی سنتے ہیں۔

● کہیں کہیں لوگ بادام، کمل دل، افیم کا بیج، دھتورہ وغیرہ کو ملا کر یا صرف بھانگ کا ہی استعمال کرتے ہیں بہت سے شیو مندروں میں مورتی پر لگاتار جل دھارا کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور شیو کی شادی کی یادگار میں جھانکیاں نکالی جاتی ہیں۔

دشاوَتار (दशावतार)

مارگ شِیرشُ کی شُکل پکچھ کی (یعنی ماگ کی) بارہویں تاریخ کو یہ وَرَت شروع ہوتا ہے۔ وَیشنو پرُان کے مطابق اسی دن وِشُنو مچھلی (मत्स्य) کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔ ہر ماہ کی بارہویں تاریخ کو وَرَت کا اہتمام ہوتا ہے جو کہ بھادر پد ماہ تک ہوتا ہے وِشُنو کے دس اوتاروں کا ہر ماہ میں ایک ایک اوتار کی پوجا کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ وشنو کے دس اوتار اس طرح ہیں۔ (۱) نرسنگ (۲) مچھلی (۳) کچھوا (۴) سوریہ (۵) وامن (بونا) (۶) پرشورام (۷) رام (۸) کرشن (۹) بدھ اور (۱۰) کلکی۔

ڈاکٹر راج بلی پانڈے کے مطابق پانچ مہاورت

(۱) اس وَرَث کے مطابق ماگھ یا چیتر کے دن میں تمام چیزوں (गुडधेनु) کو خیرات کرنا چاہئے اور دوسری تاریخ کے دن صرف گڑ کھانا چاہئے۔ اس سے سورگ ملے گا۔

(۲) چتُور دَشی یا چودھویں تاریخ یا شُکلُ پکچھ کی اٹھارویں تاریخ جب کہ پکچھتر شراون ہو اس وقت ورت رکھنا چاہئے۔ یہ (तिथिव्रत) یعنی تاریخ والا ورت ہے۔ شیو اس کے دیوتا ہیں۔

(۳) کارتِک کی اَماَ وشیا یا پُورنیما کے دن انسان کو خاص ضابطہ کا وَرَث رکھنا چاہئے۔ (مکت) مخصوص طریقہ سے کھانا چاہئے اور گھی ملا رقیق کھانا کھانا چاہئے۔ چندن اور گنے کا رس بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ آماوس کے دوسرے دن اُپواس رکھتے ہوئے آٹھ یا سولہ شیو برہمنوں کو کھانے پر مدعو کہا جاتا ہے۔ شیو اس برت کے دیوتا ہیں۔ شیو کی مورتی کی اہتمام کے ساتھ پوجا کی جاتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ آچاریہ اور براہمنوں کو ان کی بیویوں سمیت سونا اور کپڑے خیرات کرنا چاہئے اس سے انسان لمبی زندگی پاتا ہے۔ اور وہ ان کے مطابق خوبصورت اور خوش قسمت ہو جاتا ہے۔

(۴) ہر پورن ماسی کو اُپواس اور ہری (وشنو) کی شکل وصورت و مکمل برہم کی حیثیت سے پوجا کی جاتی ہے اور اَماوس کو بے شکل (निराकार) پوجا کی جاتی ہے۔ یہ وَرَت سال بھر تک چلتا ہے اس سے گناہوں سے پاک ہو کر جنت حاصل کی جاتی ہے۔ اگر بارہ سال تک یہ وَرَت کیا جائے تو ایسا آدمی وشنولوک کو حاصل کر لیتا ہے۔ (وشنو دھرم ۳۔۱۹۸۔۱۔۷)

(۵) کرشن اور شکل پکچھ کی اشٹمی یا (चतुर्दशी) یعنی آٹھویں یا چودھویں تاریخ کو خاص طریقہ (नक्त) سے کھانا کھاتے ہوئے شیو جی کی پوجا کی جاتی ہے۔ یہ وَرَت ایک سال تک چلتا ہے اس سے لنگ پرُان کے مطابق اعلی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (لنگ پُران)

(مندرجہ بالا تفصیلات پانڈے جی کی کتاب ہندو دھرم کوش سے لی گئی ہیں)

مخصوص تیوہار اور پرب

وِجُیا دشمی (विजयादशमी)

اس کا نام دَشُہرہ بھی ہے آشون شُکل کی دسویں تاریخ کو یہ تیوہار منایا جاتا ہے۔

اس دن راجہ دیوی کی پوجا کر کے دوسری ریاست کی سرحد کو پار کرنا ضروری سمجھتے تھے۔اس میں کہا گیا ہے کہ راجہ اپنے گھوڑوں کو سجا سنوار کر اس پر سواری کر کے برہمن پروہت کو ریاست کی حدود کے باہر لے جا کر وید کے منتروں کے ساتھ پوجا کرے۔ براہمنوں کی بھی پوجا کرے۔اسے گھوڑا، ہاتھی سونا چاندی اور کپڑے وغیرہ خیرات کرے۔ دشمن کا پتلا بنائے اور اس میں تیر مارے۔عظمت اور جلال والے بادشاہ اسی دن دس سمتوں کو فتح کر نے کی مہم کا آغاز کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس دن رام چندر جی نے راون کو قتل کیا تھا اس روز راون (रावण) کا پتلا بنا کر اس میں آگ لگا دی جاتی ہے۔یعنی باطل کی شکست کی خوشی میں یہ تیوہار منایا جاتا ہے۔رام لیلائیں وجیا دشمی کے پہلے ہی شروع ہوتی ہیں، جو کہیں کہیں اسی دن ختم کر دی جاتی ہیں۔

تمل ناڈو میں دراوڑ مُنیتر کزگم (DMK) نے ''جئے رام'' کے بدلے'' جئے راون'' کہنے کا رواج رائج کرنے کی کوشش کی تھی اور وجیا دشمی کے دن رام کے پتلے جلائے گئے تھے۔ وہاں پر راون لیلائیں بھی کبھی ہوتی ہیں۔شمالی ہندوستان میں گھر کے سامنے کہیں کہیں گوبر کی دس گوریاں (پتلے) بنائی جاتی ہیں اور ان کی پوجا ہوتی ہے۔

شری وی پی کانے کہتے ہیں کہ دشہرہ ورت جیشٹھ کے شُکل پچھ کی دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے۔ برہم پُران (۱۵۔ ۶۳) میں آیا ہے کہ جیشٹھ کے شکل کی دسویں کو شہرہ کہتے ہیں کیونکہ یہ دس گناہوں کو ختم کرتی ہے۔(دھرم شاستر کا اتہاس جلد ۴، صفحہ ۳۷)

شری کانے ہی کہتے ہیں کہ وجیا دشمی کے دن کچھ مقامات پر بھینسے یا بکرے کی

ہندو مذہب کے اہم تیوہار و رسوم اور شادی کا مختصر طریقہ

قربانی دی جاتی ہے۔اس موقع پر کئی طرح کا اہتمام ہوتا ہے جیسے: اسلحوں کی پوجا، دشہرہ یا وجیا دشمی سے متعلق پیشوں کے اوزاروں اور آلات کی پوجا۔کچھ لوگ اسے زراعت کی تقریب جانتے ہیں۔اور کچھ لوگ اسے رَنَ یاترا (بارش ختم ہونے اور اناج کو گھر میں رکھنے کی تقریب) کی علامت مانتے ہیں۔درگا پوجا بھی اسی دن ختم ہوتی ہے۔(دھرم شاستر کا اتہاس ص ۷۱۔ ۷۲)

دیوالی

اسے دیپاولی دپالکا، دیپ مالکا، سکھ راتری، یکچھ راتری اور سکھ پتیکا بھی کہتے ہیں۔اسے پورے ہندوستان میں منایا جاتا ہے۔

مختلف باتوں اور واقعات کی وجہ سے دیوالی پانچ دنوں تک منائی جاتی ہے ان دنوں چراغ جلائے جاتے ہیں اور پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ تیوہار آشون کے کرشن پکچھ کی تیرہویں تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔تیرہویں کو''دھن تیرس'' کہا جاتا ہے۔اس دن یم راج کی پوجا بھی ہوتی ہے۔یم راج موت کے دیوتا مانے جاتے ہیں اور ان سے ایک واقعہ منسوب کر کے کہا جاتا ہے کہ جو اس دن ورت کرے تو اس کی موت اچانک نہیں ہوگی۔اس دن برتن کی خریداری مبارک سمجھی جاتی ہے اس دن دولت کی پوجا ہوتی ہے۔ دھنونتری (طب کے بانی) جینتی بھی اسی دن منائی جاتی ہے۔

نَرَک چتر دشی اس کے دوسرے دن ہوتی ہے اس دن نرک (جہنم) کی پوجا ہوتی ہے۔نرک سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔ کارتک کے کرشن پکھ کی چودہویں کو نرک (جہنم) سے بچنے کے لئے تیل مالش کر کے غسل کیا جاتا ہے۔

پُرانوں کے مطابق اس دن جہنم کے لئے ایک چراغ جلانا چاہئے۔جنوبی ہند کے لوگ چودہویں کے غسل کے بعد'' کاریٹ'' نامی ایک کڑوا پھل پیر سے کچلتے ہیں جو شاید نَرکاسُر (नरकासुर) کے خاتمے کی علامت ہے نَرکاسُر کے قتل کی کہانی اس سے جڑ گئی ہے۔کہانی یوں ہے''نَرکاسُر'' پراگ جیوتش پور کا راجہ تھا۔اس نے براہمنوں اور دیوتاؤں پر

بہت ظلم توڑے اور راجہ اندر کو ہرادیا تھا۔ چنانچہ دیوتاؤں کی درخواست پر ویشنو نے کرشن کے اوتار کے روپ میں سدرشن چکر، سے اس کا سر کاٹ ڈالا، کہتے ہیں کہ نرکاسر کے پاس کبیر کی دولت سے زیادہ مال واسباب تھا جسے کرشن جی اپنے ساتھ دوارکا لے آئے تھے۔ کرشن جی نے سولہ ہزار عورتوں کو بھی اس سے چھڑایا تھا۔

دیوالی سے متعلق مختلف کہانیاں

دیوالی کے متعلق مختلف کہانیاں رائج ہیں جس میں سے یہ چار کہانیاں اہم ہیں:

(۱) ایک کہانی راجہ بلی کی ہے جو وشنو بھکت پرہلاد کا نواسہ اور ویروچن کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے استاد شنکر آچاریہ کے منتر اور اپنی طاقت سے تینوں لوکوں (دنیاؤں) کو فتح کرلیا تھا۔ دیوتا لوگ کافی پریشان وبدحال تھے۔ وہ اپنی حفاظت کے لئے وشنو کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی تو وشنو نے رحم کے جذبہ سے بوَنے (वामन) کی شکل میں اوتار لیا اور عبادت گذار براہمن کی شکل اختیار کر کے بلی کے پاس گئے۔ بلی بڑا ہی مخیر تھا۔ وامن نے بلی سے تین قدم زمین مانگی۔ بلی نے کہا لے لو۔ وامن نے فوراً ایک قدم سے ساری زمین اور دوسرے سے سورگ (جنت) ناپ لیا، تیسرے قدم کے لئے کوئی جگہ نہیں بچ پائی تو بلی نے اپنی پیٹھ نیوادی۔ لیکن وشنو نے بلی کو پاتال کا راجہ بنا کر بھیج دیا اور جنت دیوتاؤں کو واپس کردیا۔ کئی پرانوں میں یہ کہانی آئی ہے۔

(۲) راون کو قتل کرکے ایودھیا لوٹنے کے بعد وہاں کے باشندوں نے چراغ جلا کر رام کا استقبال کیا ہے تھا اس خوشی میں تیوہار منایا جاتا ہے۔

(۳) کہتے ہیں کہ برہما نے کائنات بنائی اور رشی وغیرہ زمین پر آگئے۔ لیکن یہاں تاریکی ہی تاریکی تھی، تو ریشیوں نے برہما سے روشنی کی درخواست کی جس پر برہما نے سورج چاند اور ستارے بنائے جن سے روشنی پیدا ہوئی۔ اس خوشی میں تیوہار منایا جاتا ہے۔

(۴) کہا جاتا ہے کہ ویشنو نے ہرنیاکش نامی ایک ظالم راجہ کو ''سُوَر'' اوتار (वराह) کی شکل

میں اس دن اسے قتل کیا تھا۔

دیوالی میں آماوَسیا کے دن کی اہمیت زیادہ ہے اس دن لکشمی اور کبیر کی پوجا ہوتی ہے۔ گنیش کی پوجا بھی ہوتی ہے۔ آج کل یہ دن خاص طور سے ''ویشیہ'' اور تاجرو ں میں دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اس وقت پرانے کھاتے بند کئے جاتے ہیں اور نئے کھولے جاتے ہیں۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ برہما نے براہمنوں کو رکھشا بندھن، چھتریوں کو دشہرہ، ویشیوں کو دیوالی اور شودروں کو ہولی کی تقریبات عطا کی ہیں۔ دیوالی کے آخری پانچویں دن بھیا دوج ہوتا ہے۔ اس دن بہنیں بھائیوں کے لئے پوجا کرتی ہیں۔ کاشتھوں میں اس دن چتر گیت کی پوجا ہوتی ہے۔

دیوالی میں جُوا وغیرہ کے لئے ایک دن (چوتھا) خاص ہے۔ ویسے تو آج کل جُوا وغیرہ دیوالی کے پہلے سے شروع ہوکر بعد تک چلتا رہتا ہے۔ پرانوں میں آیا ہے کہ اس دن پاروتی نے جوا میں شنکر کو ہرادیا تھا۔ جس سے شنکر غمگین اور پاروتی خوش ہوئی تھیں۔ اس دن کی ہار سے سال بھر دولت کا نقصان ہوتا ہے اور جیت سے پورا سال خوشحال اور فائدہ مند گذرتا ہے۔

دیوالی کے کرسمس میں آٹھ تیوہار ہوتے ہیں۔

(۱) کرواچوتھ:

کرسمس کی ابتدا، صفائی قلب، تصویر کشی اور نئے مٹی کے برتنوں کے استعمال کی سری گنیشائے نمہ یعنی شروعاتی کلمات کے واسطے۔ اس روز عورتیں اپنے خاوندوں کی زندگی اور خیریت کے واسطے پوجن اور دعا کرتی ہیں۔

(۲) اہوائی اشٹمی:

مزید صفائی قلب اور تصویر کشی کی ابتدائی تکمیل کے لئے۔ اس دن عورتیں اپنے بیٹوں کی خیریت اور زندگی کے واسطے پوجن اور دعا کرتی ہیں اور ان دونوں تیوہاروں پر روزہ رکھتی ہیں۔

(۳) چھاردوادستی:

نئے اناج کے استعمال کے واسطے اس روز گائے کی زندگی اور خیریت کا تیوہار منایا جاتا ہے کیونکہ اس کی تندرستی پر کھیتی اور انسان کی زندگی منحصر ہے۔

(۴) دھن تیرس:

دھات کے نئے برتنوں کے استعمال کے واسطے۔ اس روز اناج کی حفاظت کا انتظام تیوہار کی صورت میں ہوتا ہے اور نئے برتن خریدے جاتے ہیں۔

(۵) نرک چودس یا روپ چودس:

مکان کے ڈس انفیکشن کی ابتداء اور صفائی کا پہلا دن۔

(۶) دیوالی:

مکان کے ڈس انفیکشن کی ابتداء اور صفائی کا خاص دن۔

(۷) گوبردھن:

نئے اناج کے بعد مویشیوں کے نئے دودھ اور گوبر وغیرہ کے استعمال اور حفاظت کا دن۔

(۸) جم دوج:

ڈس انفیکشن کے خاتمہ اور تمام انتظامات کی کامیابی کا آخری دن۔ یہ دن عزیز و اقرباء کی خیریت اور زندگی کی دعا کے واسطے ہے یعنی بہن اپنے بھائی کو بلا کر اس کی پیشانی پر قشقہ کھینچتی ہے اور زندگی اور تندرستی کے واسطے دعا کرتی ہے۔

روپ چودس کے دوسرے دن بڑی دیوالی ہوتی ہے اور دونوں روز مکان کی آرائش کی جاتی ہے اور گوشہ میں چراغ جلائے جاتے ہیں پہلے روز کم اور دوسرے روز زیادہ لیکن موری (مہری) یاخانہ اور پلہنڈی (گھڑونچی) وغیرہ پر دونوں روز چراغ رکھے جاتے ہیں۔

اس طرح مکان کے وہ حصے جن میں وبائی اثر کا خاص خوف ہے متواتر دو روز تک ڈس انفیکٹ کئے جاتے ہیں اور لوگ دولت کی دیوی یعنی لکشمی کی پوجا کر کے پرماتما سے دعا کرتے ہیں کہ تندرستی کے ساتھ ان کو کافی دولت پیدا کرنے کا موقع ملے تا کہ وہ بہ آرام زندگی بسر کر سکیں۔ روپ چودس سے پہلے تمام مکان لیپ پوت کر صاف کر دیا جاتا ہے اور کوڑا کرکٹ باہر پھینکنے کے بعد بغرض ڈس انفیکشن اس روز مکان کے باہر ''جم کا چراغ'' جلایا جاتا ہے اور لوگ خود بھی نہا دھو کر صاف ستھرے ہو جاتے ہیں۔ اسی روز چھوٹی دیوالی ہوتی ہے۔ عورتیں مختلف تصویریں تیار کرتی ہیں اور شب کو پوجا اور دعا کے بعد جا بجا چراغ جلا کر مکان کو ڈس انفیکٹ کرتی ہیں۔ واضح ہو کہ سرد پونو کو چراغوں کی خیرات ہو چکی اس تیوہار پر ان کا خوب استعمال کیا جاتا ہے۔ دیوالی سنسکرت کے دو الفاظ کا مجموعہ ہے جن کے معنی ''چراغوں کی قطار'' ہیں یا دوسرے الفاظ میں یہ کہئے کہ دیوالی کی اندھیری رات میں ہندوؤں کی عید کا نظارہ ہوتا ہے۔ ان ایام میں بھی چراغوں کی خیرات کرنا ضروری ہے۔

روپ چودس کے روز سری رامچندر جی کے لاثانی مشیر اور فوجی افسر ہنومان جی کا جنم ہوا ہے۔ ان کی زندگی جسمانی، دماغی اور روحانی قوت کا اعلیٰ نمونہ ہے اور کشمکش میں کامیابی کا زبردست ذریعہ۔ ان کی بہادری کا پیدائش کے دن ہی سے اظہار ہونے لگا تھا۔ یہ دوستِ صادق ایسے تھے کہ مصیبت کے وقت جب سگریو کا کوئی مددگار نہ تھا انہوں نے ساتھ نہ چھوڑا اور سری رام چندر جی کی بھی خدمت کی۔

رہنما ایسے زبردست تھے کہ سیتا جی کی تلاش میں سب ہمراہیوں کو سمندر کے کنارہ تک لے گئے اور جب وہ لوگ آگے نہ بڑھ سکے تو خود سمندر پار جا کر پتہ لگا لائے۔ شجاع اس قدر کہ راون کی دار السلطنت میں پہنچ کر تنہا سینکڑوں راکششوں کو راون کے فرزند اکشے کمار سمیت قتل کر دیا اور تمام شہر جلا دیا۔ سراغ رساں ایسے عقیل کہ تنہا لنکا میں پہنچ کر سیتا جی کا پتہ لگا لیا اور سری رام چندر جی کا پیغام ان تک پہنچا کر جواب لائے لیکن کسی راکشش کو اس کا حال معلوم نہ ہوا۔

منتظم ایسے کہ دشمن کی تمام فوج ان سے کانپتی تھی اور اس کے ساتھ ہی عقیدت منداور پرم بھگت ایسے کہ اپنے مالک سری رام چندر جی کو گرویدہ کرلیا۔انوک ہر جگہ اور ہر چیز میں سری رامچندر جی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔غرضیکہ ہنومان جی جسمانی، اخلاقی اور روحانی کشمکش میں کامیابی کا اعلیٰ نمونہ تھے اور ہندو ان کی زندگی کو پیش نظر رکھ کر کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔

جنوبی ہند میں ہنومان جی کی پیدائش کا تیوہار (ہنومان جینتی) چیت کی پورنماشی کو منایا جاتا ہے مگر پنجاب میں بعض چیت سدی چودس کو تیوہار مناتے ہیں۔دیوالی کے روز دولت کی دیوی یعنی لکشمی جی کی پوجا بھی ہر گھر میں ہوتی ہے اور بازار میں لکشمی جی کے کھلونے بکثرت بکتے ہیں۔کھلونے کی شکل یہ ہوتی ہے کہ سمندر کی سطح پر کمل کا پھول کھلا ہوا ہے اس پر لکشمی جی بیٹھی ہوئی ہیں اور ان کے ہر دو جانب دو ہاتھی سونڈ اٹھائے ہوئے سر پر دودھ کی دھار ڈال رہے ہیں۔

اس کے متعلق یہ روایت ہے کہ برسات میں دیتوں نے لکشمی جی کو کمل کے اندر قید کردیا تھا۔دیوالی کے دن وشنو بھگوان نے ان کو قید سے آزاد کیا اور لکشمی جی نے کمل سے نکل کر سب کو درشن دیئے۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ برسات اور وبائی امراض کے باعث ہمارے واسطے حصول دولت ممکن نہ تھا کیونکہ برسات کا پانی ہر طرف سمندر کی طرح پھیلا ہوا تھا اور زراعت کی زمین جس پر ہمارے مویشیوں کی زندگی منحصر ہے پانی کے اندر قید تھی۔اب برسات جاتی رہی زمین دوبارہ زراعت کے قابل ہوگئی اور اس پر سبزی کے آثار نظر آنے لگے۔

ہولی

ہولی کو ''ہولکا'' بھی کہتے ہیں۔یہ مغربی بنگال کو چھوڑ کر باقی سب مقامات پر منائی جاتی ہے۔بنگال میں اس دن کرشن کی مورتی کا جھولا رائج ہے اس کے ذریعہ پھاگن

کی پورنیا کو منایا جاتا ہے۔اس تیوہار کو پہلے ''ہولاکا'' کہتے تھے بھوشیہ پُران میں ہولی کی کہانی کا ذکر ہے۔نرسنگھ پُران اور بھاگوت پُران اور دوسرے پُرانوں میں ہولی کے بارے میں تفصیلات ہیں۔اس کی حکایت مختصر درج ذیل ہیں:

ہرڑیا کچھ(हिरण्याक्ष) کے چھوٹے بھائی ہرڑیکشپو (हिरण्याकशिपु) کو قتل کرکے مذہب کی تجدید وترقی کے لئے وِشنو نے نرسنگھ کا اوتار لیا تھا۔ہرڑیکشپو اپنے لڑکے بگت پرہلاد کو کوئی طرح سے مارنے کی کوشش کرچکا تھا لیکن وہ نہ مرسکا تب ہرڑیکشپو کی بہن اور پرہلاد کی پھوپھی ہولکا نامی نے ارادہ کیا کہ میں بجر کا جسم رکھتی ہوں مجھے تو آگ جلا نہ سکے گی اس لئے پرہلاد سے کہو کہ اگر تیرا کوئی ایشور ہے اور تجھ کو بچا سکتا ہے تو آمیرے ساتھ آگ میں بیٹھ جاوہ تجھ کو بچالے گا۔اس طرح پرہلاد ایشور کا دھیان کرتا ہوا ہولکا کی ساتھ آگ میں بیٹھ گیا آگ سے ہولکا تو جل گئی لیکن ایشور کی کرپا سے پرہلاد کو آگ ذرا بھی نقصان نہ پہنچا سکی جس پر سب لوگوں نے خوشیاں منائیں کہ ہولکا جل گئی اور پرہلاد بچ گیا۔

کہانی کی تفصیل یہ ہے کہ ہرڑیکشپو اپنے بڑے بھائی کے قتل کی وجہ سے وشنو سے بہت ہی ناراض رہا کرتا تھا اور ان کو اپنا بڑا دشمن مانتا تھا۔دراصل برہما کے وردان سے ہرڑیکشپو نے جنت کی ریاست پر قبضہ کرلیا تھا اور دیوتاؤں کو جنت سے نکال دیا تھا۔اس وقت دیوتاؤں نے وشنو سے درخواست کی تو وہ خوش ہوگئے اور کہا کہ ہرڑیکشپو جب وید مذہب اور اپنے (وشنو بھکت) بیٹے ''پرہلاد'' پر ظلم کرے گا،اس وقت میں نرسنگھ کی شکل میں ظاہر ہوکر اس کو قتل کردونگا ہرڑیکشپو چاہتا تھا کہ اس کا بیٹا پرہلاد وشنو کی پوجا نہ کرے۔اس نے پرہلاد سے وشنو کی پوجا سے باز رہنے کو کہا مگر وہ نہیں مانا تو اس کے باپ نے اپنی بہن ''ہولکا'' سے کہا کہ وہ اسے لے کر آگ پر بیٹھ جائے۔ہولکا کو وردان ملا تھا کہ وہ آگ میں نہیں جلے گی،مگر وہ جب پرہلاد کو لے کر آگ میں بیٹھی تو وہ جل گئی اور پرہلاد بچ گئے۔

بھاگوت پران کے مطابق وشنو جانور اور انسان کا مشترکہ روپ اختیار کرکے

ایک کھمبے سے ظاہر ہو گئے۔ اس شکل کو دیکھ کر ہرڑیکشپو خوفزدہ نہیں ہوا بلکہ وہ ہاتھ میں برج لے کر "نرسنگھ بھگوان" کے اوپر مارنے کو آمادہ ہو گیا۔ انہوں نے فوراً ہی اسے پکڑ لیا اور جس طرح گروڑ پرندہ زہریلے سانپ کو مارتا ہے اسی طرح وِشنو نے اسے اپنے ناخونوں کے ذریعہ اس کا کلیجہ چھلنی کر ڈالا اور اپنے بھکت پر ہلاد کی حفاظت کی۔

ہولی کے جلنے کے دوسرے دن ہولی ہوتی ہے۔ اس دن رنگ 'ابیر' گلال کو ایک دوسرے کو بطور اظہار محبت لگاتے ہیں۔ تمام کدورت اور بغض وعداوت اس دن لوگ بھول جاتے ہیں۔ کیچڑ اور نقصان دہ چیزوں کا بھی لوگ اب استعمال کرنے لگے ہیں۔ بھانگ شراب وغیرہ نشیلی چیزیں بھی اکثر مقامات پر استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ تیوہار مختلف ریاستوں میں مختلف طریقوں سے منایا جاتا ہے۔

ہولی کے سولہ دن زیادہ تر غیر ضروری سامان یعنی کوڑا کرکٹ جمع کر کے جلانے کے انتظام میں صرف ہوتے ہیں اس کے چھ دنوں کے اہم اعمال اور وجوہات درج ذیل ہیں۔

(۱) پھلیرادوج: ہولی جلانے کی غرض سے تیاری کا پہلا دن

(۲) ایکادشی: ہولی کی خوشی کا پہلا دن۔ اس روز مندروں میں ٹھاکر جی پر رنگ ڈالا جاتا ہے۔

(۳) دوادشی: اپنے گھر میں شرکائے خاندان کا ہولی کی خوشی منانے اور رنگ ڈالنے کا دن۔

(۴) ہولی غیر ضروری کوڑا کرکٹ (جو اس عرصہ میں کل جمع ہو چکا ہے) جلا کر فصل کی جانچ کا خاص دن۔

(۵) پڑوا: تمام قوم کامل کر فصل کی کامیابی پر رنگ ڈالنے اور خوشی منانے کا دن ہوتا ہے۔

(۶) دوج: انتظام کی کامیابی پر باہم ملاقات کا آخری دن چونکہ موسم سرما کی بارش بھاگن میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہولی وباؤں کی روک تھام کی پیش بندی کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ چنانچہ ہولی کے دن ان خشک جمع شدہ شاخوں اور پتوں کو ہر کھیت کے قریب جلا دیا جاتا ہے جس سے نہ صرف کھیتوں کی صفائی ہو جاتی بلکہ آگ کی گرمی ایک حد تک اناج کے پکنے میں مددگار تھی۔

اس وقت کسان پکتے اناج کی چند بالیاں لے کر اور اس جلتی آگ میں بھون کر اپنی محنت اور جانفشانی کا اندازہ کرتا تھا اور پھر تھوڑی تحفہ کے طور پر اپنے عزیز اور احباب بزرگوں اور عزیزوں کے روبرو پیش کرتا تھا تاکہ وہ اس کے پچھلے مہینوں خاص کر خزاں کے زمانہ کی محنت شاقہ کی داد دیں اور خوشی میں شریک ہوں۔ کامیابی کی خوشی میں بزرگوں کے مخر یہ قدم چومتا دوستوں سے گلے ملتا اور عزیزوں کو دعا دیتا۔

ہولی میں رنگ ڈالنے کی اصلیت یہ ہے کہ چونکہ اس موسم میں پانی بھی برا نہیں معلوم ہوتا اس لئے ڈھاک کے پھول کا رنگ بنا کر لوگ ایک دوسرے پر بخوشی ڈالتے ہیں۔ ڈھاک کا درخت جسمانی، دماغی، اور روحانی تندرستی کے واسطے نہایت مفید ہے اسی وجہ سے اسکی پتل استعمال ہوتی ہیں۔ اور فقراء اکثر پتل ہی پر کھانا کھاتے ہیں۔

خدا کی قدرت دیکھئے کہ یہ پھول اسی موسم میں پیدا ہوتا ہے جب اس کی نہایت ضرورت ہے عبیر اور گلال کے اجزاء اور ڈھاک کے پھول موسمی امراض کے لئے عموماً چیچک کے لئے خصوصاً مفید ہیں اس کے واسطے ویدک کتابیں شہادت دے سکتی ہیں اور بہت ممکن ہے جدید حکمت بھی تحقیق ہونے پر ان کی خوبی قبول کر لے۔ اسی طرح تبدیلی موسم کے زمانے میں پکتے ہوئے اناج یعنی نئے چنے گیہوں اور جو کا استعمال نہ صرف خون کی صفائی میں مدد دیتا ہے بلکہ بہت سے امراض دور کرتا ہے۔ چنانچہ ہولی اور دیوالی پر اس کی پا

پڑیاں پکوڑیاں اور بہت سی لذیذ چیزیں بنا کر کھائی جاتی ہیں مگر بدقسمتی سے آج کل اس سادہ خوراک کے بجائے پرانے خشک گیہوں کی میدہ اور ایک سال پہلے پرانے چنے ان چیزوں کے بنانے میں استعمال کئے جاتے ہیں اور ایجاد بندہ کے طور پر قسم قسم کے میوہ جات کھٹائی اور مرچ وغیرہ شامل کئے جاتے ہیں تاکہ زبان کو لطف آئے خواہ تندرستی پر کیسا ہی خراب اثر ہو۔

اسی طرح پانی میں ڈھاک کے پھول کی بجائے مختلف قسم کے جدید رنگ ملا کر ڈالے جاتے ہیں یہ رنگ موسمی امراض روکنا تو درکنار ان کے پیدا ہونے میں بعض اوقات مدد دیتے ہیں اور تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خشک پتے اور ٹہنیوں کے بجائے درختوں کی بڑی شاخیں کاٹ کر ہولی جلائی جاتی ہے۔ گلال کے بجائے کیچڑ پھینکی جاتی ہے اور خدا کی حمد و ثنا کے بجائے لوگ گالیاں بکتے اور فحش راگ گاتے ہیں۔

رکشا بندھن

شراون ماہ کی پونیما کو یہ ورت اور تیوہار ہوتا ہے اسی دن ''شواونی'' بھی ہوتی ہے ۔اس دن پروہت اپنی حفاظت کے لئے لوگوں کے سیدھے ہاتھ میں دھاگہ باندھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں۔ اتر پردیش بہار مدھیہ پردیش، گجرات اور دوسرے مقامات پر بہنیں بھائیوں کو راکھی باندھتی ہیں اور تحائف لیتی ہیں۔ بھوشیہ اُتّر پُران میں ہے کہ اندر رانی (اِندر کی بیوی) نے اندر کے دائیں ہاتھ میں رکھشا باندھ کر انہیں اتنا طاقتور بنا دیا کہ انہوں نے اسوروں کو شکست دے دی۔ (۲۰-۱۹-۷-۱۳ بھوشیہ اُتر پُران)

شراون کی پورنیما کو ہی مغربی ہندوستان خاص طور پر کوکن اور مالابار علاقے میں ہندو اور پارسی سمندر کے ساحل پر جاتے ہیں اور سمندر کو پھول اور ناریل چڑھاتے ہیں۔ 'شراونی'' کو منا کر پہلے ویدک شاخوں کے مطالعہ کا آغاز کیا جاتا تھا۔ اسی دن پہلے تعلیمی سال شروع کیا جاتا تھا۔ کچھ مقامات پر یگیہ کے ذریعہ بارش کی دعا بھی کی جاتی تھی۔ کہیں کہیں گائے کی پوجا بھی ہوتی ہے۔

جنیو پہننے کا دن

دکھن میں اس روز پوترا یعنی نیا جنیئو بنا کر دیوتاؤں کو پہنایا جاتا ہے اور پھر خود پہنا جاتا ہے اس لئے اس کو پوتی اور نیا بھی کہتے ہیں۔ ممبئی وغیرہ بندرگاہ میں اس روز سمندر پر ناریل چڑھایا جاتا ہے۔ یہ بُرن دیوتا کی پوجا ہے۔ پہلے زمانہ میں اس روز سمندر پر ناریل اور جنیؤ چڑھایا جاتا تھا۔ اس تیوہار کا نام نارلی پورن ماشی مشہور ہے۔ راجپوتانہ میں راکھی باندھنے کا بہت رواج ہے یہاں تک کہ اگر مغلوب راجہ کی بہن فاتح کے ہاتھ میں راکھی باندھ دے تو وہ اس کو اپنی بہن ماننے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ بندیل کھنڈ کی راکھی ہندوستان بھر میں اچھی ہوتی ہے۔ کہیں کہیں بیویاں بھی اپنے خاوندوں کے ہاتھ میں راکھی باندھتی ہیں۔

نوراتر یا دُرگا پوجا

یوں تو سال میں چالیس نوراتریاں ہوتی ہیں لیکن شاردیہ اور چیتر کے نوراتر (नवरात्र) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ شاردیہ نوراتر بنگال بہار اور اتر پردیش میں کافی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ یہ اشونی شُکل پکچھ کی پہلی سے نویں تاریخ کے درمیان منائی جاتی ہے۔

جو آدمی نو دنوں تک یہ تقریب نہ کر سکے اسے ساتویں سے نویں تاریخ کے بیچ تین دنوں تک کر لینا چاہئے۔ اس پوجا کے دوران درگا کے بارے میں موجود تمام کتابوں کا پاٹھ ہوتا ہے۔ ان کی مورتی بنائی جاتی ہے اور پوجا کی جاتی ہے اس دوران خوبصورت پنڈال بنائے جاتے ہیں۔

مارکنڈے پران کے (देवी महात्म्य) یعنی دیوی کی فضیلت کے باب میں کہا گیا ہے کہ دیوی نے مہشا سر، چنڈ، منڈ، شنبھ اور شمبھو نامی راکشوں کو قتل کیا تھا۔ کالیکا پران، دیوی پران میں بھی درگا اور ان کی پوجا کا تفصیلی بیان ہے۔

درگا پوجا اور دسہرا

چونکہ آندھی طوفان اور وبا کا تھوڑا بہت اثر بعد میں بھی قائم رہتا ہے اس لئے اس کو بالکل زائل کرنے کے واسطے شروع کنوار میں نو دن تک نو درگا کا برت رکھا جاتا ہے اور ہندو اپنی جان بچنے کی خوشی میں فتح کے شادیانے ڈھول وغیرہ بجاتے ہیں اور مرد اور عورتیں حمد وثنا کے راگ گاتے ہیں اور درگا یعنی فتح اور فنا کی دیوی کا ہر روز دھیان کر کے پرماتما سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ اسی طرح ہمیشہ ان کی جان بخشی کریں اور وباؤں پر فتح نصیب کریں۔

اسی زمانہ میں فصل خریف تیار ہو جاتی ہے اور اس کا اناج گھروں میں آنے لگتا ہے اور لوگ دولت مند بن کر بےفکر ہو جاتے ہیں۔ یہ ان کی خوشی اور اظہار شکریہ کا دوسرا اصلی باعث ہے۔

چونکہ نو درگا کے زمانہ میں زندگی کی کشمکش کا خاتمہ ہونے لگتا ہے اس لئے نو دن تک برت رکھنے کے علاوہ مکان کی صفائی شروع کی جاتی ہے لیکن میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہندو ہر ضروری کام کی ابتدا خیرات سے کرتے ہیں تاکہ حاجتمندوں کو مدد ملے اور ہر ایک کا بھلا ہو اس لئے مذہبی ہدایت یہ ہے کہ اس زمانہ میں چراغ خیرات کرنے چاہئے۔ کیونکہ وبائی امراض کا اثر دور کرنے کے واسطے چراغ جلانا نہایت مفید ہے۔ واضح ہو کہ فصل خریف کا اناج کنوار کاتک اور اگہن میں آہستہ آہستہ آتا رہتا ہے۔

جب بیماریاں جاتی رہیں اور اناج کی دولت گھر میں آ گئی تو غسل صحت اور حصول دولت کا آخری بڑا تیوہار دسہرہ کے نام سے کنوار میں منایا جاتا ہے دسہرہ سنسکرت الفاظ ''دس پاپ ہر'' سے بنا ہے جس کے معنی تمام تکلیف رفع کرنے والا ہیں۔

دس اہم گناہ

ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق دس گناہ زبردست ہیں ان میں تین جسم کے متعلق ہیں یعنی چوری، قتل اور زنا چار زبان کے متعلق ہیں یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا، چغلی کرنا، اور بیہودہ بک بک کرنا اور تین دل کے متعلق ہیں یعنی حسد، نفرت اور جہالت۔

یہ ہندوؤں کا سب سے بڑا خوشی کا تیوہار ہے اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں رام لیلا کی جاتی ہے کیونکہ موسم خوشگوار رہے اور سال کا پہلا حصہ ختم ہو جانے پر لوگوں کو ذرا سی فرصت بھی مل جاتی ہے۔ چونکہ سری رام چندر جی مہاراج نے برسات میں سیتا جی کی تلاش ملتوی کر دی تھی اس لئے میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ دسہرہ کے روز تلاش کے واسطے مہم روانہ کی گئی۔

بیساکھی

یہ دہرادون علاقہ کا خاص تیوہار تھا، جو فصل کے تیار ہونے پر منایا جاتا تھا۔ اب یہ پنجاب اور دوسرے مقامات پر بھی منایا جاتا ہے۔ پہلے اس دن دیوتا کے تھانوں پر بکرے کی قربانی دی جاتی تھی اور بکرے کا سر مندر میں گاڑ دیا جاتا تھا۔ غرباء اس دن ستو کھاتے ہیں اور آم، گڑ، گھی وغیرہ خیرات کرتے ہیں۔ یہ ویشاکھ میں پڑتا ہے۔

مکر سنکرانتی

اس کی کافی اہمیت ہے۔ سنکرانتی کا مفہوم ہے، سورج کا ایک محور (راشی) سے دوسرے محور میں جانا۔ کل ۱۲ محور ہوتے ہیں) سورج جب مکر راشی میں داخل ہوتا ہے تو یہ تقریب منائی جاتی ہے۔

عموماً ماگھ میں مکر کی شنکرانت ہوتی ہے اس روز آفتاب خط جدی پر پہنچتا ہے اور پھر ہندوستان کی جانب واپس ہوتا ہے۔

چونکہ اس کے چلے جانے سے ہم پر بیسیوں مصیبت نازل ہوگئیں اور جان کے لالے پڑ گئے اس لئے اس کی واپسی خاص فرحت کا باعث ہے۔ چنانچہ یہ تیوہار منا کر ہم ظاہر کرتے ہیں کہ اصلی آرام کا زمانہ شروع ہونے والا ہے۔ لیکن ابھی آفتاب بہت دور ہے اس لئے کوئی خاص خوشی نہیں کی جاتی صرف دعاء اور خیرات ہوتی ہے۔ ممالک متحدہ میں خریف کی پیداوار یعنی چاول اور دال کی کھچڑی تل کے لڈو کے ساتھ خیرات کی جاتی ہے۔ یہ دونوں موسم

سرما میں نہایت مفید اور قوت بخش ہیں اور کھچڑی کو فقیر سے بادشاہ تک سب آدمی حسب حیثیت پکوا کر استعمال کرتے ہیں۔ کھچڑی کے ساتھ ہی اس کا لوازمہ یعنی گھی اور نمک خیرات کیا جاتا ہے چونکہ اس روز آفتاب کا دورہ خط سرطان کی جانب دوبارہ شروع ہوتا ہے اس لئے اس دن بھی مصیبت کے زمانہ سے فراغت حاصل کر کے لوگ گنگا نہاتے ہیں اور فرحت اور اطمینان کے زمانہ کی سری گنیش آئے نمہ یعنی شروع کا کلمہ پڑھتے کرتے ہیں۔

ڈاکٹر پی وی کانے کے مطابق آج سے تقریباً اسی سال قبل ان دنوں کے جنتری کے مطابق یہ بارہویں یا تیرہویں جنوری کو منائی جاتی تھی مگر اب خط استوا کے विषवत रेखा عین چلن کی وجہ سے تیرہویں یا چودہویں جنوری کو منائی جاتی ہے۔

(دھرم شاستر کا اتہاس، جلد ۴، صفحہ ۷۹)

اس دن گنگا میں غسل کرنے والے کو ''برہم لوک'' حاصل ہو جاتا ہے ایسا لوگوں کا خیال ہے۔ متسے (مچھلی پران) اور اسکند پرانوں میں اس کی اہمیت کا بیان آیا ہے۔

ستیہ نارائن ورت کتھا

یہ ورت کبھی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اس ورت میں تیہ نارائن بھگوان یعنی وشنو کی حکایت سنی جاتی ہے۔ جس میں ان کی فضیلت کا بیان واقعات کے ذریعہ سنایا جاتا ہے۔ اس حکایت میں پانچ ابواب ہیں۔ عام طور پر یہ حکایت پروہت سے سنی جاتی ہے اور خیرات دی جاتی ہے۔

گنیش پوجا

بھادو مہینہ کی شکل کی چوتھی تاریخ کو اس کو منایا جاتا ہے۔ گنیش کی پوجا (लम्बोदर) یعنی لمبا پیٹ والا (गजानन) یعنی ہاتھی کا منھ एकदंत ''ایک دانت والے'' گنپتی، سندرودن (शूर्पकर्ण) کھرپے جیسے کان والے اور مشکل کشا (विघ्न विनायक) وغیرہ مختلف ناموں سے ہوتی ہے۔ گنیش صف اول کے دیوتا مانے جاتے ہیں۔ جو کہ وشنو کے اوتار بھی

مانے جاتے ہیں۔ بال گنگا دھر تلک نے اس پوجا کو عوامی شکل دی۔ یہ پوجا خاص طور سے مہاراشٹر میں ہوتی ہے۔

سمپورن ورت

یہ ورت ہر اس ورت کو مکمل کرتا ہے جو غلط طریقہ سے انجام دیئے گئے ہوں یا کسی اور وجہ سے نامکمل رہ گئے ہوں۔ اس ورت کا اہتمام درج ذیل طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ جس دیوی یا دیوتا کا ورت نامکمل رہ گیا ہو اس کی سونے یا چاندی کی مورتی بنوانی چاہئے۔ جس دن سے مورتی بنانے والا مورتی بنانا شروع کرے، اس دن سے لگاتار ایک ماہ تک کسی برہمن سے اس مورتی کی دودھ دہی گھی اور رقیق مادہ اور پاک پانی سے غسل کرا کر ''گندھاک چھت'' اور پھولوں وغیرہ سے پوجا کرائی جاتی ہے۔ پروہت اعلان کرتا ہے کہ اے یجمان! یعنی جس نے ورت کیا ہے، تیرا نامکمل ورت مکمل ہو چکا ہے۔ پرانوں کے مطابق برہمنوں کے ذریعہ اعلان شدہ بات کو دیوتا لوگ اپنی رضامندی کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔

ان مختلف ورت تیوہار اور پربوں کے علاوہ ناگ پنچمی، چھٹ، مہالیہ اونم، گوری ورت، ایکادشی ورت، پرشورام جینتی وغیرہ ورت بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

❁❁❁

سنسکار یا رسوم

سنسکار کا لغوی معنی ہے پاک کرنا۔ ہندوؤں کے درمیان مذہبی نقطۂ نظر سے جسم کو پاک کرنے اور اس کی گندگیوں کا ازالہ کرنے کے لئے جو رسوم انجام دیئے جاتے ہیں اسے سنسکار کہتے ہیں۔

سنسکار کتنے ہوں؟ اس پر پنڈتوں میں اتفاق نہیں ہے۔ گوتم (ایک پنڈت) نے چالیس سنسکار بتائے ہیں۔ انگرا (अंगिरा) نے پچیس سنسکار گنائے ہیں۔ منو اور ویاس جی نے سولہ سنسکاروں کا ذکر کیا ہے۔ زیادہ تر پنڈتوں نے ان سولہ سنسکاروں کو خاص تسلیم کیا ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ گربھ دھان (गर्भाधान)

اسے (निषेक) بھی کہتے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں استقرار حمل کے بعد یہ سنسکار ہوتا ہے تاکہ حمل ساقط نہ ہو۔ اسے اردو میں استقرار حمل کہتے ہیں۔

۲۔ (पुंसवन) پنسون

یہ سنسکار استقرار حمل کے تیسرے ماہ میں ہوتا ہے۔ اسے کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ (सीमन्तोन्नयन) سیمانتونین

اس سنسکار کا تذکرہ تمام کتابوں میں ہے۔ یہ سنسکار حمل کے چوتھے یا آٹھویں ماہ میں ہوتا ہے۔ اس میں ہون ہوتا ہے اور کھچڑی کھائی جاتی ہے۔

ہندو مذہب کے اہم تیوہار و رسوم اور شادی کا مختصر طریقہ

۴۔ وشنو بلی

یہ آٹھویں ماہ میں ہوتا ہے اس میں چاول کی بلی (बलि) ہوتی ہے۔ اس سے حمل کی تکالیف دور ہوتی ہیں۔ اس سنسکار کی تائید منو نہیں کرتے۔

۵۔ (जातकर्म) جات کرم

پیدائش کے وقت یہ سنسکار رہوتا ہے۔ پوجا کے بعد دائیں کان میں ''واک'' (वाक) لفظ تین بار کہا جاتا ہے پھر دہی، گھی، شہد ملا کر بچے کو چٹاتے ہیں۔ بیٹا ہو تو ہوم होम کرتے ہیں۔

۶۔ (نام کرن) نام رکھنا

یہ نام رکھنے کا سنسکار ہے۔ اس میں ہون ہوتا اور برہمنوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ منو جی نام رکھنے کے بعد نش کرمن رکھتے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ چار ماہ کے بچے کو گھر سے باہر گھمانے کے لئے نکالا جاتا ہے۔

۷۔ (अन्नप्राशन) ان پراشن

آٹھ مہینے پر بچے کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ بکرے، تیتر یا مچھلی کا گوشت یا بھات دہی، گھی اور شہد میں ملا کر پلاتے ہیں (शांख्यायन) نے ایسا کہا ہے۔

۸۔ (चौल) چوُل

اسے چوڑا کرم یا چوڑا کرن بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسا سنسکار ہے جسے کچھ دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اس میں بچے کے سر کے بال منڈا دیے جاتے ہیں۔ پہلے یا تیسرے سال میں منڈائے نے کا طریقہ ہے اور اس موقع پر کان بھی چھیدے جاتے ہیں۔

۹۔ (मौन्जी) مونجی

اسے (उपनयन یا यज्ञोपवीत) بھی کہتے ہیں۔ اس میں (जनेउ) جنئو پہنایا جاتا

ہے اور تعلیم کے لئے استاد کے پاس بھیجتے ہیں۔اس وقت چوٹی چھوڑنے کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔

۱۰۔(व्रत) وَرْت

یہ چار ہیں۔ہوم کرنا، گنیش کی پوجا، دیوی پوجا، اور منتروں کا پاٹھ۔منو نے اُپنین کے بعد وید کی پڑھائی شروع کرنے کا رکھا ہے۔

۱۱۔(गोदान) گَوْ دان

اسے کیشانت بھی کہتے ہیں۔براہمن کو گائے خیرات میں دی جاتی ہے۔

۱۲۔(समावर्तन) سماوَرْتَن

اسے غسل یا اسنان بھی کہتے ہیں۔یہ قدیم ویدک سنسکار ہے جو برہمچاری (شاگرد) کی پڑھائی پوری کر لینے کے بعد گروکل गुरूकुल میں لوٹنے پر ہوتا تھا۔اس موقعہ پر سند بھی دی جاتی تھی۔

الف (विवाह) ویواہ

اس کو ویواہ (لڑکی کو اس کے باپ کے گھر سے ہمت وفخر کے ساتھ لانا) ویواہ (خاص طریقہ سے لڑکی کو لے آنا یا اپنی بیوی بنانے کے لئے لے جانا)(परिणयन یا परिणय) یعنی آگ کے سامنے گواہی دینا (उपयम) یعنی اپنا بنا لینا اور (पाणिग्रहण) لڑکی کا ہاتھ پکڑ لینا بھی کہتے ہیں۔

رگ وید کے مطابق ''ویواہ'' (شادی) کا مقصد گرہستھ ہو کر دیوتاؤں کے لئے یگہ کرنا اور اولادیں پیدا کرنا ہے۔(۴/۳۵/۳، ۳/۲۸/۵، ۳۶/۸۵/۱۰/رگ وید)۔

شادی کی عمر کے سلسلہ میں پنڈتوں میں اتفاق نہیں ہے۔وَیکُھانَس (वैखानस) کے نزدیک براہمن کو نگنگا नग्निका یا (गौरी) گوری سے شادی کرنا درست ہے۔نگنکا नग्निका آٹھ سال کے اوپر یا دس سال کے نیچے ہوتی ہے اور گوری (गौरी) دس سے ۱۲ سالوں کے

درمیان کی ہوتی ہے۔بالمیکی رامائن (۱۱۔۱۰/۷ ۴ अरण्यकांड) کے مطابق رام اور سیتا کی عمر شادی کے وقت بالترتیب تیرہ سال اور چھ سال تھی۔کم عمر کی شادی افضل مانی گئی ہے۔

ب۔گرہستھ آشرم سنسکار

یہ سنسکار اولاد کی پیدائش کے لئے ہے۔خانگی زندگی میں رہنے والے کو لازم ہے کہ براہمن کو کھانا کھلائے اور ان کی خدمت کرے اور خیرات دے۔

(वानप्रस्थ संस्कार) وان پرستھ سنسکار

اسے اس وقت انجام دیا جاتا ہے جب اپنے بیٹے کی شادی کر دیں اور اسے بھی اولاد ہو جائے۔پھر جنگل میں جا کر تپ یعنی ریاضت کرے۔کچھ گرنتھوں میں ہے کہ پچاس سال کا ہو جانے پر جنگل میں جایا جائے۔

(सन्यास) رہبانیت

یہ پچھتّر سال کے بعد ہوتا ہے۔اسے ''بیراگ'' بھی کہتے ہیں اس میں چوٹی کے بال چھوڑ کر داڑھی، مونچھ اور سر کے بال منڈوانے کا طریقہ ہے۔جنیو اتارنے اور بھگوا کپڑا پہننے اور اس دنیا کے معاملات سے بالکل بے نیاز ہو کر عبادت میں لگ جانے کا ہے۔

(अन्त्येष्टि) آخری رسومات

یہ موت کے بعد کا سنسکار ہے گروڑ پرُان میں اس کا طریقہ لکھا ہوا ہے۔میت کو غسل کرانے کے بعد میت کے وزن کے برابر چندن کی لکڑی سے سے جلایا جائے۔تیسرے روز میت کی جلی ہڈیاں لے آئے اور پھر اسے ندی میں پھینکے۔ہر سال میت کی روح کو سکون پہونچانے کے لئے براہمنوں کو کھانا کھلانا اور خیرات کرنے کا رواج ہے۔ڈاکٹر راج بلی پانڈے کہتے ہیں کہ ''آخری رسومات کی ادائیگی کا طریقہ وقت کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔پہلے

میت کو ویسے ہی چھوڑ دیا جاتا تھا یا پانی میں بہا دیا جاتا تھا۔ بعد میں اسے کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دیتے تھے آگے چل کر دفن کرنے (گاڑنے) کی رسم چل پڑی تھی۔

(ہندو دھرم کوش: صفحہ ۳۶)

❁❁❁

ہندو معاشرے میں شادی کا طریقہ

(विवाह संस्कार)

جسم کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً جو کام کئے جاتے ہیں انہیں سنسکار کہتے ہیں۔ ہندو مذہب میں بتائے گئے ۱۶ اہم سنسکاروں میں شادی (विवाह) بہت ہی پاک اور مبارک سنسکار بتایا جاتا ہے۔ یہ ہندو سنسکار میں ۱۳واں مذہبی سنسکار ہے جو کہ انسان کو جنسی خواہش کو قابو میں رکھتا ہے اور بچوں کی پیدائش کے ذریعہ نسب کی حفاظت کرتا ہے اور والد کے گھر سے آزادی کا سنسکار مانا جاتا ہے۔

یہ شادی کی رسم विवाह संस्कार خاص طور سے گھریلو زندگی میں شامل ہونے کا دروازہ ہے جسے ہندو تہذیب میں سب سے بڑا سنسکار کہا گیا ہے۔ اس سنسکار کے ذریعہ مرد عورت شادی شدہ اور ازدواجی زندگی میں بندھ کر گھریلو اور دنیاوی زندگی کی ذمہ داری ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستانی گھریلو زندگی کے اعمال میں دنیا و آخرت کا تصور رکھ کر کئے جاتے ہیں لیکن شادی مرد عورت کے جسمانی تعلق سے زیادہ روحانی بندھن میں باندھتا ہے۔

ویدک विवाह संस्कार رِسیوں نے مرد و عورت کے جسم سے زیادہ اس کی روح، ذہن اور جذبات کے بندھن میں بندھنے کا راستہ بتایا ہے یہ ویدِک سنسکار آگ اور دیوتاؤں کو حاضر ناظر بنا کر مکمل کیا گیا ہے۔

شادی विवाह کی قسمیں

اس विवाह संस्कार کو تفصیل سے جاننے سے پہلے شادی کی قسموں کو جاننا ضروری

ہے بھگوان منو نے منو اسمرتِ (۳:۲۱) میں مختلف ذات اور ملک میں ہونے والی شادیوں کو خاص آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथासुरः।
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ।।

یعنی برہمّا (ब्राह्म) دیو (दैव) آرش (आर्ष) پرجاپتہ (प्रजापत्य) آسُر (आसुर) گاندھر (गांधर्व) راکچس (राक्षस) اور پیشاچ (पैशाच) یہ آٹھ قسم کی شادیوں کی شکلیں ہیں۔

ان میں سے پہلے چار قسم کی شادی اچھی مانی گئی ہیں جن میں گھیرلو زندگی گزارنے کے لئے لڑکی ھدیہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی چار شادیوں کے طریقہ کو لوک نِندِت اور نِکرِشٹ کہا جاتا ہے (لیکن اب یہ بھی رواج میں آنے لگی ہیں)۔

۱۔ باصلاحیت لڑکے کو گھر بلا کر اس کا پوجن کر کے لڑکی دان کرنا اور اس کے کپڑوں کا انتظام کرنا برہمّا وِواہ ब्राह्म विवाह کہلاتا ہے۔

۲۔ یگہ میں عمل کرتے ہوئے لڑکے کو ہدیہ کی شکل میں زیب وزینت کے ساتھ لڑکی دینے کو دیو وِواہ दैव विवाह کہتے ہیں۔

۳۔ لڑکے سے کچھ گائے بیل وغیرہ لے کر اسے اچھے طریقے سے لڑکی ہدیہ کرنے کو آرش وِواہ आर्ष ववाह کہتے ہیں۔

۴۔ لڑکے کو بلا کر صرف یہ کہہ کر کہ تم دونوں مل کر گرہ دھرم کی حفاظت کرو اس طرح لڑکی ہدیہ کرنے کو پرجاپتے وِواہ प्रजापत्य विवाह کہتے ہیں۔

۵۔ لڑکی کے والد یا اس کے سرپرستوں یا خود لڑکی کو مال و دولت دیکر شادی کے لئے راضی کرنے کو آسُر وِواہ आसुर विवाह کہتے ہیں۔

۶۔ لڑکی اور لڑکے کا اپنی مرضی کے مطابق شادی کرنے کو گاندھرو गांधर्व وِواہ کہتے ہیں۔

۷۔ دشمن کو مار کر گھائل کر کے اس کی روتی بلکتی بے مددگار لڑکی کو جبراً گھر سے اٹھا لے جانے کو راکچھس وِواہ राक्षस विवाह کہتے ہیں۔

۸۔ سوتی ہوئی یا بیہوش و پاگل لڑکی کے ساتھ چوری چھپکے صحبت کرنے کو پیشاچ وِواہ पैशाच विवाह کہتے ہیں۔

آج کل عام طور سے برہمّا (ब्राह्म) وِواہ آسُر (आसुर) وِواہ کے ساتھ ساتھ گاندھرو (गांधर्व) وِواہ کا بھی رواج بڑھنے لگا ہے۔

وِواہ سنسکار کا وقت

وِواہ ایک قدرتی سنسکار ہے اور مرد و عورت کے ملن سے کائنات میں ترقی کا ذریعہ ہوتا ہے اس لئے وِواہ سنسکار کو کرنے کا فیصلہ بھی قدرتی طریقے کے مطابق ہی بہتر ہے۔ اس طرح لڑکی کا وِواہ रजोदर्शन سے پہلے کیا جانا چاہئے اور اچھے موقع پر شوہر کے گھر بھیجنا چاہئے جبکہ لڑکا کا جوان و ब्रह्मचर्य پورن ہونے پر کرنا چاہئے۔ جس سے شوہر بیوی میں زندگی بھر پریم بنا رہے (لیکن بدلتے حالات میں یہ ضابطے بدل چکے ہے)۔

وِواہ (شادی) کا مقصد

رِشیوں نے وِواہ کے خاص پانچ مقاصد ذکر کئے ہیں جیسے:

۱۔ عالم کی بقا کے لئے مرد اور عورت کا ملن ضروری ہے۔

۲۔ مرد اور عورت کو نفسانی خواہشات میں پابند بنانا۔

۳۔ والدین سے آزاد ہو کر نسب کی حفاظت کرنا۔

۴۔ محبت کی کیفیت کو صحیح جگہ استعمال کرنا۔

۵۔ قربانی، معافی صبر وغیرہ کی تربیت لینا۔

شادی سے پہلے کے خاص اعمال

شادی سے پہلے واگدان یعنی سگائی، منڈپ بنانا، دیو پوجا، دولہا پوجن، کنیا دان، لا جا ھوم، اشمارو ھن، سپت پدی، دھرو درشن وغیرہ اس طرح کچھ اعمال تو شادی سے پہلے ہوتے ہیں اور کچھ بعد میں۔

شادی (وِواہ) سے پہلے بھی طرح طرح کے अनुष्ठान (رسمیں) کی جاتی ہیں جن کا اپنا مانگ لِکٹ اور مذہبی اہمیت ہوتا ہے ایسے ہی کچھ رسموں کا تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔

۱۔ سگائی (वाग्दान)

شادی (وِواہ) سے پہلے کے اس مجلس میں لڑکی کے لئے منتخب لڑکے کا معاشرتی اور مذہبی رسم کے مطابق عمل کیا جاتا ہے جس میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناتے ہیں اور دونوں طرف کے لوگ ایک دوسرے کی طرف کے لوگوں کو ہدیہ تحفہ دیتے ہیں۔ لڑکی کی طرف کے لوگ गुरू शुक्रास्तवजिंत मुहूर्त शास्त्र کے مطابق شُبھ یوگ سعد یا اچھے دن کا انتخاب کر کے لڑکا والوں کو اطلاع کرتے ہیں۔

۲۔ (तिलक) تحفہ کے ساتھ پوجا

یہ عموماً لڑکا والے کے یہاں منایا جاتا ہے جسے اتر پرادیش و مدھے پردیش میں تِلک اور راجستھان میں ٹھیکا آنا، بڑلانا جیسے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اس میں لڑکی والے لڑکے کو تِلک لگا کر کپڑے، مٹھائی، تحفہ جیسی چیزیں دیتے ہیں۔ پنڈِت جی دولہے کو بٹھا کر कुल देवी देवता-नवग्रह (دیوتاؤں) کا پوجن کرواتے ہیں۔

۳۔ لڑکی کی گود بھرائی

یہ رسم لڑکی کے گھر میں ہوتی ہے لڑکے والے ناریل، پھل، میوے، ساڑیاں، میک اَپ کا سامان وغیرہ لیکر دولہن کو سجاتے ہیں اور گود میں ناریل، پھل میوے اور اچھے

مستقبل کے لئے ایک کھلونا بھی گود میں رکھا جاتا ہے۔ کچھ پر لوگ تِلک اور گود بھرائی کی رسم ایک ساتھ بھی کر دیتے ہیں۔

۴۔ मनुहार एवं लग्न पत्रिका (پیلی چِٹھی یا لگن)

منوہار کی دعوت قریبی لوگوں اور رشتے داروں کو بھی دی جاتی ہے جبکہ وِواہ سنسکار کی صحیح شروعات لگن پترِ کا سے ہی ہو جاتی ہے۔ پیلی چِٹھی نام کی یہ لگن پترِ کا لڑکی والوں کے ذریعہ شادی کے ۹، ۱۱، ۱۵، ۲۱ دن پہلے شو بھ مُہورت دیکھ کر لکھوائی جاتی ہے اور لڑکے والے کو بھیجی جاتی ہے۔ اس موقع پر پنڈت اور قریبی لوگ بھی اکٹھا ہوتے ہیں۔ اور منگل گیت گاتے ہیں۔ لگن پترِ کا لڑکی والوں کے یہاں چَوک پور کر لڑکی کی گود میں ناریل وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور پوجا کے بعد لڑکی سے دیوار پر थापा یعنی شادی (وِواہ) کا دیوی دھام (धाम) بنواتے ہیں۔ یہی پیلی چِٹھی واپس لڑکے والوں کو قبول کرنے کے لئے بھیج دی جاتی ہے۔

۵۔ بھات نیوتنا (भात न्योतना)

شادی پکّی ہونے کی خبر لڑکے کی ماں اپنے بھائی (لڑکے کے ماموں) کو دیتی ہے اور رسم کے مطابق ناریل، چاول وغیرہ چیزیں لے جا کر ان کے خاندان کے لوگوں کا تلک کرتی ہے۔ اسے بھات نیوتنا کہتے ہیں۔

۶۔ بیاہ ہاتھ (ब्याह हाथ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی کے دن نزدیک آ گئے ہیں لڑکا لڑکی دونوں طرف کے لوگ اپنے اپنے طور پر ان سب کی اتباع کرتے ہیں۔ اس شروعاتی کام کو ہاتھ یا بیاہ ہاتھ کہتے ہیں جو شادی کے لئے سرپرستوں کو تیاری کرنے اور زیادہ سے زیادہ سامان اکٹھا کرنے کی ترغیب دیتا ہے واگدان کے بعد سات سُہاگن عورتیں (جو حاملہ نہ ہوں کیونکہ شادی سے متعلق کاموں کی تھکان کا ان کے صحت پر بُرا اثر نہ پڑے) منگل گان کرتے

ہوئے (گا نا گا تے ہو ئے) شا دی کی شر وعات کر تی ہیں ۔ پھر چوک بھر کر وہ عورتیں اور دولہا پا پڑ کی پیڑی بناتے ہیں پھرلڑکی والے کے یہاں کچےسوت کی ڈوری بنا کراسے دولہن کوبھیجا جا تا ہے۔

۷۔رت جگا(रतजगा और थापा लगाना)

اس رسم میں تیل چڑھانے سے پہلی رات کو دیوی دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے ساتھ ہی دولہا دولہن اپنے یہاں دیوار یا پیپر پر تھا پا لگا تے ہیں جو دو لہے کے یہاں ناریل کی طرح ہوتا ہے اور دولہن کے یہاں چھا بڑی کی شکل میں یہ رسم ہل دھات سے پہلے بیچ میں یا بعد میں کی جاتی ہیں۔

۸۔ हरिद्रा-हस्त یا हलधात (ہرِ دراہست یاحل دھات)

اس رسم میں اصول کے مطابق والد کا استقبال کیا جا تا ہے اور سبھی خاندان کے لوگ اور برادری کے لوگ اکٹھا ہوکر पितृ अर्चना (پتِر ارچنا) یعنی والد کے حق میں دعا اور ان سے اوپر کی نسلوں کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ان کو زندگی دی یہ कृत्य थापा (کِرت تھاپا) کہلاتا ہے اس رسم میں عورتیں پوری رات جاگتی ہیں اور ساتھ ہی ناچتی گاتی اور ہنسی مذاق بھی کرتی ہیں۔

۹۔ बान یعنی تیل چڑھانا

اس رسم میں سات شادی شدہ عورتیں ہلدی پیس کر اسے دہی وتیل میں ملا کر اُبٹن تیار کرتی ہیں چونکہ دہی ٹھنڈا اور جسم کے لئے بہتر ہوتا ہے، تیل اور ہلدی جسم کے لئے نقصان دہ نہیں ہوتا اس لئے ان تینوں کو ملا کر دولہا دولہن کو لگایا جاتا ہے جسے پانچ یا سات بار ہلدی یا تیل چڑھایا جاتا ہے۔

بان یعنی غسل سے پہلے دولہا دولہن کے پاؤں میں سُپاری، پیلی سرسوں، لوہے کا

چھلّا اور رکچھا سوتر کوڑی باندھتے ہیں اس سے ان کے عقیدے کے مطابق شیاطین سے حفاظت ہوتی ہے۔

بان یعنی غسل کے لئے دولہا دولہن کے بھائی بھابھی کوئیں یانل سے پانی لاتے ہیں اور عورتیں انہیں چھلنی سے چھان کر غسل کراتی ہیں جس سے بھائی بھابھی اور دولہا ،دولہن کا رشتہ نئے طریقے سے تیار ہوتا ہے اس کے بعد عورتیں بنوارا کی رسم میں دولہا دولہن کوتلک کرتی ہیں۔

۱۰۔منڈپ پوجن (मंडप-पूजन) یا منڈھا (मंढा)

اس رسم کی الگ الگ شکلیں ہوتی ہیں کہیں لکڑی کے کھمبے میں آم کے پتّے کو اور ہلدی کی گانٹھ کوکلاوے سے باندھا جاتا ہے تو کہیں کیلے کے پتوں سے منڈپ بناتے ہیں یا کہیں ویدی جیسا منڈپ بنا کر منڈھا چھایا جاتا ہے جو پنڈت سے پوچھ کر مائن (مَیُن) (माईन) والے دن لگایا جاتا ہے۔ منڈھے کے نیچے رکھے گڑھے میں ایک دھار سے پانی بھر کر اس کے اوپر کے ڈھکّن میں جَو، اُڑد کی دال بھر کر تیل کا دیپک جلاتے ہیں۔ جو شادی کے بعد ٹھنڈا ہونے تک لگاتار جلتا رہتا ہے۔ نیچے مٹی کی چار چھوٹی مٹکیاں (کروے) ویدی کی جگہ کے ٹھیک اوپر ٹانگی جاتی ہیں یا پھر گھڑے کے پاس رکھی جاتی ہیں جن میں ترتیب سے مٹھائی درواء، اچھت ،شہد وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح یہ چار کروے چار آشرموں کا نشان ہوتے ہیں برہمچریہ، گرہ ہست ،وان پرستھ ،شون سنیاس۔

منڈپ گاڑنے کے بعد دولہا دلہن ہاتھ میں کنگنا (رکچھا کنکڑ) پہنتے ہیں جس میں سات شادی شدہ عورتیں سات گانٹھیں لگا کر انہیں نئی زندگی عطا کرنے کی دعا دیتی ہیں۔ تاکہ وہ حمل سے پہلے ساتوں اشیاء کی پوری طرح نگرانی کرے یہاں ہر گانٹھ ایک شئ کو بتاتی ہے۔ جس کے اندر ایک چھوٹا مانڈا، کھِتاڑی، بھات بھرنا چوک پوجن دھروا (گوری پوجن) وغیرہ کی رسمیں بھی کی جاتی ہیں۔

۱۱۔گھڑ چڑھی (घुड़चढी) اور بارات

گھڑ چڑھی سے پہلے دولہا غسل کر کے ماما کے گھر سے شادی کے کپڑوں کو پہن کر پھوپھا یا جی جا سے مل کر ایک سہرا پہنتا ہے جس میں لوہے کی ایک سوئی بھی رکھی جاتی ہے اور گھوڑے کی لگام دولہا کا جی جا تھامتا ہے اور گانا گا کر چار گولیاں چاروں سمت میں پھیک کر دعا کرتی ہے دلہن بھی اسی طرح غسل کر کے میکپ وغیرہ کرتی ہے۔ بارات کے نکلتے وقت بہن آنچل اڑھا کر اپنے دولہا بھائی کے اوپر سے ساری مشکلوں کو دور کرنے کی دعا دیتی ہوئی اس کے کامیابی کی دعا کرتی ہے۔اسی طرح دولہا کی ماں اسے چاول بنا کر گھی بورا ڈال کر کھلاتی ہے۔اور بارات کے ساتھ ایک ڈالا (بکسے) میں دولہن کے کپڑے بھی بھیجے جاتے ہیں۔بارات جانے پر دولہا کے گھر پر رات میں عورتیں گیت گاتی ہیں ناچتی اور گاتی ہیں۔

۱۲۔استقبال بارات،کورتھ اور دوار پوجا (स्वागत बारात कोरथ एवं द्वार पूजा)

بارات سیدھے دولہن کے گھر نہیں پہنچتی بلکہ بارات کو پہلے جنواس یعنی ہوٹل یا کسی پنڈال میں ٹھہرایا جاتا ہے اور دولہا کی طرف سے اس کا بہنوئی ہری ڈالی اور سامان وغیرہ لے کر دلہن کے گھر جا کر بارات کے آنے کی خبر دیتا ہے اور دلہن کے لئے سسرال سے لایا گیا اپٹن اور میکپ کا سامان وغیرہ دیتا ہے۔جس سے دلہن پھیروں کے وقت تیل بان اتار کر غسل کرتی ہے اور ان نئے کپڑوں کو پہن کر پھیرے لیتی ہے اس وقت دولہا کی طرف کے اہم لوگ تھال میں ناریل مٹھائی وغیرہ لے جا کر بارات کو دعوت دیتے ہیں اس کے بعد دوار پوجا میں سبھی بزرگ لوگوں اور دوستوں کا ملن ہوتا ہے۔

۱۳۔تورڑ ڈھلاؤ یا بروٹھی (तोरण ढुलाव या बरोठी)

تورڑ کی رسم شیو پاروتی کے وقت سے چلی آ رہی ہے اس میں لڑکی کے تورڑ یعنی دروازے پر سات چڑیاں بٹھائی جاتی ہیں اور دولہا ہاتھ کی چھڑی سے اسے اڑاتا ہے اس

کے بعد دولہے کو چوکی پر کھڑا کر اس کی آرتی اتارتے ہیں جسے سب دیکھتے ہیں اور عورتوں کے گانے کے درمیان اس کی آرتی اتاری جاتی ہے اور اس کو اندر آنے کی دعا دیتے ہیں۔

۱۴۔ور مالا (वरमाला)

اس کے بعد دولہا دولہن ایک اونچے منچ پر ایک دوسرے کو مالا ڈالتے ہیں اور گانا گاتے ہوئے ایک ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔

اصل شادی کی رسمیں (मूल विवाह संस्कार)

۱۔ور پوجن (वर पूजन)

دلہن والوں کے یہاں مڑھے کے نیچے دو ویدیاں بنائی جاتی ہیں (۱) گرہ ویدی (۲) یگ ویدی۔اسی جگہ پورپ کی طرف منھ کر کے دولہا کے لئے جگہ طے ہوتی ہے۔ شروع میں پوجا کے بعد سب سے پہلے دولہا کا منتر پڑھ کر پوجا ہوتی ہے۔دلہن کا والد دولہا کا پیر دھوتا ہے۔اور اس کی جگہ پر بیٹھا تا ہے پھر دہی،مکھن،شہد سے بنی ہوئی چیز پینے کو دیتا ہے جسے دولہا کو تین بار پینا ہوتا ہے۔

۲۔کنیادان (कन्यादान)

اس رسم میں والد یا سرپرست ایک سنکھ میں دوروا، پانی، پھول وغیرہ ڈال کر عہد لیتا ہے اور دونوں طرف کے پنڈت دولہا دلہن کے خاندان کے نسب کا تین پشت پہلے کے لوگوں کا ترتیب سے بلند آواز میں تعارف کراتا ہے اور اس عمل کو تین بار دہراتا ہے جس سے کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اسے دور کیا جاسکے یا شادی کو روکا جاسکے۔

سنکھ کی آواز سے عہد کے پورا ہونے کا اشارہ دیا جاتا ہے پھر لڑکی کا انگوٹھا لڑکے کے ہاتھ میں رکھ کر سنکھ میں اکٹھا پانی کی دھارا اس پر ڈال کر اس کے تعلق کو مضبوط بنایا جاتا ہے۔دولہن کے اس عمل کے وقت دولہن کا والد دولہا سے کہتا ہے تم اپنی بیوی سے دھرم ارتھ

وکام (نفسی) میں دھوکہ نہیں دوگے۔ دولہا کے ذریعہ ایسا نہ کرنے کا عہد دینے کے بعد وہ اپنی لڑکی کا ہاتھ دولہا کے ہاتھ میں پکڑا دیتا ہے۔

۳۔ لاجاہوم (लाजा होम)

لاجاہوم کے اعمال آگ سے شروع ہوتے ہیں جیسے وِواہ اگنی، آوستھ اگنی، گرہ اگنی، اناپ آگنی بھی کہا جاتا ہے۔ کتابوں میں کہا گیا ہے کہ بہت سے جانور رکھنے والے ویش کے گھر سے لائی ہوئی مٹی سے لیپی گئی پاک زمین (بھومی) میں یہ اعمال کئے جانے چاہئے پھر یہاں دولہا دولہن کے ذریعہ آم ہوم کروایا جاتا ہے دولہن اپنے بھائی کی مدد سے کیلوں کو ہون کنڈ میں ڈال کر ہون کرتی ہے جس سے مانا جاتا ہے کہ اس سے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور دولہن دعا کرتی ہے کہ ہے اگنی آپ مجھے والد کے گھر سے سبک دوش فرما کر شوہر کے گھر میں ثبات عطا کرا اور وہ یہ شلوک پڑھتی ہے۔

आयुष्मानस्तु मे पतिरेधन्तां ज्ञातयो मम स्वाहा ।

کہہ کر شوہر کے لمبی عمر کی دعا کے ساتھ والدین، بھائی اور موجود تمام لوگوں سے دعا لیتی ہے اسی طرح دولہا بھی آگ کے سامنے عمل کرتا ہے ہوا یہ شلوک پڑھتا ہے:

गृभ्यामि ते सौमगत्वाय श्रृणुयाम शरदः शतम् ।

۴۔ بھانورے (भांवर) پھیرے

لاجاہوم کے بعد دولہا دولہن کو ایک جمے ہوئے پتھر کے ٹکڑے پر پیر رکھنے کو کہتا ہے اور دولہن کے داہنے پیر رکھنے کے بعد ایک شلوک یعنی منتر پڑھتا ہے جس کا خلاصہ اس طرح ہے:

''تم گھریلو زندگی میں مضبوطی سے قائم رہوگی اس کے بعد دولہا دولہن کو آگے کر کے لاجاہوم سمیت آگ کو ہدیہ کرتا ہے جسے بھانورے یا پھیرے کہتے ہیں۔

پہلے تین پھیرے میں دولہن ہی آگے رہتی ہے کیونکہ وہ دھرم، ارتھ وکام ان تینوں میں دولہا کی رہنمائی کرتی ہے چوتھے پھیرے سے سات پھیرے تک دولہا آگے رہتا ہے اور دولہا کے نقشِ قدم پر دولہن چوتھے سے سات پھیرے تک چلتی رہتی ہے پھر دولہا دولہن آگ کے سامنے عہد لیتے ہیں۔

۵۔ سپت پدی सप्तपदी

اس رسم میں دولہن کو سات چیزوں کی ذمہ داری دی جاتی ہے سپت پدی جو پچھّم سمت سے شروع ہوتی ہے جس میں شمال جانب کی طرف پہلے داہنا پیر آگے بڑھایا جاتا ہے (سپت پدی کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ سات پھیروں کو سپت پدی مانا جائے یا سات قدم چلنے کو جبکہ پھیرے تو چار ہی لیئے جاتے ہیں)۔

قانونی حساب سے دولہا دلہن کا ایک ساتھ سات قدم چلنا سپت پدی کہلاتا ہے اس لئے کہ شادی کو مکمل ہونے کے لئے سات قدم تک چلنا لازمی ہے اس کے بغیر شادی مکمل نہیں ہوسکتی۔ ساتواں قدم پورا ہونے سے پہلے اگر دولہا کا انتقال ہو جائے تو دولہن کنواری ہی سمجھی جاتی ہے سات قدموں کا حقیقی مطلب گھریلو زندگی کی حفاظت سے ہے جو بیوی کو انجام دینے ہوتے ہیں دولہا کہتا ہے اور دولہن اس کو قبول کرتی ہے۔

ا۔ سب سے پہلے دولہا معاشرتی زندگی سے متعلق تمام اشیاء کی حفاظت اور اس کے لئے گھریلو زندگی اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

دولہن اس ذمہ داری کو قبول کرنے کا اظہار کرتی ہے۔ اور یہ بھی واضح کرتی ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دے گی اور وہ کہتی ہے آپ کے گھر میں جو کچھ مال و دولت اور سامان ہے اسے اگر آپ مجھے ذمہ دار بنائیں تو میں اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

گھریلو زندگی سے لطف اندوز ہونے اور ملک کو صحت، منداولاد دے کر اسے

مضبوط بنانے کے لئے دولہا گھریلو زندگی کی طرف ترغیب دے کر کہتا ہے۔وشنو تجھے اس
کی توفیق دے۔اس پر دولہن اپنے قبولیت کا اظہار کرتی ہے اور کہتی ہے میں آپ کے قول
پر عمل کروں گی ہمیشہ میٹھی بولی بولوں گی ،غم میں صبر کروں گی اور آپ کے سکھ میں سکھی
رہوں گی۔اور دولت کا صحیح استعمال کروں گی۔

گھریلو زندگی کے تیسرت ذرائع دولت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دولہا دلہن
سے کہتا ہے جس کا مطلب اس طرح ہے وشنو بھگوان تمہیں دولت حاصل کرنے کے لئے
تیسرا درجہ عطا کرے اس پر دلہن قبولیت کا اظہار کرتی ہے اور دولت کا صحیح استعمال کرتے
ہوئے اخلاص کے ساتھ رہنے کا اقرار کرتی ہے۔

۴۔گھریلو زندگی کا چوتھا قدم خوشحالی والی زندگی سے متعلق ہے جس میں وہ خوشحالی کی
دعا کرتے ہوئے کہتا ہے:''وشنو بھگوان دنیاوی سکھ کے لئے تمہیں گھریلو زندگی کے چوتھے
درجے کو حاصل کرنے کی توفیق دے اس پر دلہن قبولیت کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے:
میں مالا کپڑے،زیورات وغیرہ کے ذریعہ میکپ کر کے آپ کو خوش حال کروں گی۔

۵۔پہلے لوگوں کے یہاں گائے ،بھینس گھوڑے وغیرہ پالے جاتے تھے جو خاندان کے
لئے دودھ گی کا ذیعہ بنتے تھے ان کی حفاظت اور ان کی نگرانی عورتوں کے ذمے ہوتی تھی۔
جس کے لئے دولہا کہتا ہے۔ھے سبھاگے جانوروں کی حفاظت کے لئے بھگوان وشنو گھریلو
زندگی کے اس پانچویں بات کو اپنانے کی توفیق دے۔دولہن اس پانچویں کام کے لئے بھی
اپنی رضامندی کا اظہار کرتی ہے۔

۶۔اس طرح خاندان کے لوگوں کے لئے موسم کے اعتبار سے کھانا بنانا ان کے صحت کا خیال
رکھنا یہ عورت کی ذمہ داری ہے اس لئے گھریلو زندگی کے چھٹے ذرائع کی طرف توجہ دلاتے
ہوئے دولہا کہتا ہے چھ موسموں کو حاصل کرنے کے لئے وشنو تجھے گرہ دھرم کے چھٹے درجے
کو حاصل کرنے کی توفیق دے۔دلہن اس کے لئے بھی خوشی سے قبولیت کا اظہار کرتی ہے،

۷۔دولہا کہتا ہے:
''اب تم سکھا بھاؤ کو حاصل کرنے کے لئے ساتواں قدم بڑھاؤ تم ہمیشہ میری اتبا
ع کرو وشنو ساتویں درجہ کو حاصل کرنے کی توفیق دے پھر دلہن ساتواں قدم آگے بڑھا کر
ہمیشہ ساتھ چلنے کا اقرار کرتی ہے۔

اس طرح سپت پدی کے بعد دولہن وامانگی کی رسم ادا کرتی ہے جس میں دولہا دلہن
کو سندا ور ھدیہ میں پیش کرتا ہے اور وہ اس کے بائیں طرف بیٹھ کر وامانگی ہو جاتی ہے۔کیو
نکہ انسان کا دل بائیں طرف ہوتا ہے جو شادی کے وقت بیوی کو عطیہ کر دیا جاتا ہے۔

اس طرح جب تک دولہن دولہا کے وام بھاگ کی حقدار نہیں ہوتی تب تک وہ کنوا
ری ہی رہتی ہے اس کے بعد جب دولہا دولہن کو اپنی بائیں طرف بیٹھنے کو کہتا ہے تو بیوی شوہر
سے سات معاہدے کرتی ہے اس کے بدلے میں شوہر بھی سات عہد چاہتا ہے۔اس کے
بعد ہی دولہن سات معاہدوں کو قبول کرتا ہے وہ سات معاہدہ درج ذیل ہیں۔

دولہن دولہا سے کہتی ہے، ہے سوامی!

۱۔اگر تیرتھ، ورت، دان، یگیہ وغیرہ میں مجھے ساتھ رکھیں یا ان اعمال کے لئے میری مدد
لیں تو میں آپ کے وامانگ آؤں۔

۲۔اگر آپ دیوتاؤ کو اور بزرگوں کو مطمئن کرتے رہیں تو میں آپ کی وامانگ آؤں۔

۳۔اگر آپ خاندان کی حفاظت اور جانوروں کی خدمت کرتے رہیں تو میں آپ کی وامانگ
آؤں۔

۴۔اگر آپ اخراجات اور دولت وغیرہ سے متعلق کام مجھ سے پوچھ کر کریں اور مجھے گھر میں
رکھیں تو میں آپ کے وامانگ آؤں۔

۵۔اگر آپ دیوالیہ، تالاب، کنواں، باوڑی وغیرہ کی تعمیر کراتے اور ان کا پوجن کرتے وقت
میری مدد لیں تو میں وامانگ آؤں۔

۶۔ ملک میں آپ جو بھی خرید و فروخت کریں اس سے حاصل شدہ دولت اگر مجھے دیں تو میں آپ کے وامانگ آؤں۔

۷۔ اگر آپ کسی دوسری عورت سے محبت اور اس کے ساتھ تعلق نہ رکھیں تو میں آپ کے وامانگ آؤں۔

دولہن کے ان سات معاہدوں کے بعد دولہا بھی دولہن سے درج ذیل سات معاہدے کرواتے ہوئے کہتا ہے۔

۱۔ تم ہماری مکمل اطباع کروگی۔

۲۔ ہمارے خاندان والوں سے میٹھی اواز میں بات کروگی۔

۳۔ غصہ اور سستی کو دور رکھوگی۔

۴۔ سب کو راحت پہنچاؤ گی۔

۵۔ مذہبی کتب کے پڑھنے میں دلچسپی لوگی

۶۔ بوڑھے بزرگوں کا ہمیشہ خیال رکھوگی۔

۷۔ اگر تم میرے کہنے کے مطابق عمل کروگی اور ہمیشہ میرا حکم مانوگی تو میں تمہاری سب باتیں قبول کرتا ہوں۔

اس طرح قبولیت کے بعد دولہن کی مانگ میں دولہا سگائی کے وقت جو ہدیہ میں ملی تھی انگوٹھی اسی سے دلہن کی مانگ میں سندور بھرتا ہے جس سے وہ وامانگی ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لئے بیوی شوہر بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد گود بھرائی، پٹرا یا پیڑھا بدلنا، چھند کنور کلیوا، جوا کھیلنا، دھن ورسا، ودائی وغیر کی رسمیں کی جاتی ہے۔

(ہندو سنسکرت، راکیش گپتا شائع کردہ ڈائمنڈ پاکیٹ بکس، پرائیوٹ لمٹیڈ، اوکھلانئی دہلی سنہ ۲۰۱۶)

ہر ذات میں الگ الگ طرح سے شادی

ہر ذات کے لئے شادی کی رسم الگ الگ ہوا ایسا دھرم شاستر میں حکم ہے:

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः,
गांधर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चष्टामेऽधम
षडानुपूर्व्या विप्रस्य क्षत्रस्य चतुरोऽवरान्
विट्शूद्रयोस्तु तानेव विद्याद् धर्म्मानराक्षरान्
चतुरो ब्राह्मणस्याद्यान् प्रशस्तान् कवयो विदुः
राक्षसं क्षत्रियस्यैकमासुरं वैश्यशूद्रयोः

(मनु ३/२१,२३.२४)

''یعنی برہمّا، دیو، آرس، پرجاپت، آسُر، گاندھرو، راکچھس اور پیشاچ ان آٹھ قسم سے شادی ہوتی ہے جس میں براہمڑ کے لئے چھ۔ برہمّا، دیو، آرس، پرجاپت، آسُر (دھن سے لڑکی خریدنا) اور گاندھرو (اپنے طور پر چھپ کر جسمانی تعلقات قائم کرنا)، چھتریہ کے لئے آخری چار۔ آسُر، گاندھرو، پیشاچ (سوئی ہوئی یا بیہوش لڑکی سے صحبت کرنا) اور راکچھس (لڑکی کے گھر والوں پر حملہ کر کے لڑکی اٹھالانا) اسی طرح ویش اور سودر کے لئے راکچھس رحت آسُر، گاندھرو اور پیشاچ ان تینوں طرح کی شادی کا ودھان ہے۔ براہمڑ کے لئے پہلے چار، چھتریہ کے لئے راکچھس ویش اور سودر کے لئے آسُر وواہ بہتر ہے''۔ (منو ۲۴-۲۳-۲۱/۳)

بیویوں کی تعداد

مذہب کے جاننے والوں نے مختلف ذات کو الگ الگ تعداد میں بیویاں رکھنے کا حق دیا ہے۔ وسسٹھ دھرم سوتر (۱/۲۴) اور بودھاین دھرم سوتر (۴-۱-۱۶-۱/۸/۱) نے براہمڑ کو ہر ذات سے چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اسی طرح چھتریہ تین، ویش دو اور سودر کو ایک بیوی رکھنے کی اجازت ہے۔ (کیا بالوکی بھیت پر کھڑا ہے ہندو دھرم صفحہ ۶۸۱)

اسی طرح منو نے بھی فرمایا ہے کہ سودر کی بیوی سودر ذات سے ہی ہو سکتی ہے اور ویش کی بیوی ویش اور سودر دونوں ذات سے ہو سکتی ہے اور چھتریہ کی بیوی ویش، سودر، اور چھتریہ تینوں ذات سے ہو سکتی ہے اور براہمڑ کی بیویاں چاروں ذات یعنی سودر، ویش، چھتریہ اور براہمڑ سے ہو سکتی ہیں۔

शूद्रैव भार्या शूद्रस्य, सा च स्वा च विशः स्मृते,
ते च स्वा चैव राज्ञश्च ताश्च स्वा चाग्रजन्मनः (३/१३)

وراثت میں (بیٹے) کو حصہ

ہر شخص کو مختلف ذات کی ان کی بیویوں سے ان کے ذات کے مطابق بھید بھاؤ پورن برتاؤ کرنے کا دھرم شاستر یہ حکم ہے اتنا ہی نہیں ان کی اولادوں میں جب زائداد کا بٹوارا ہو تب ان کے حصہ کا فیصلہ بھی ذات کے مطابق ہونا چاہئے۔

بودھاین دھرم سوتر (۱۰/۳/۲/۲) کا کہنا ہے کہ اگر کسی شخص کی چار وں ذاتوں کی بیویاں ہوں تو ان کی اولادوں کو زائداد کی تقسیم اس طرح کی جائے گی۔ براہمڑی کی اولاد کو چار حصہ، چھتریہ کی اولاد کو تین حصہ، ویش کی اولاد کو دو حصہ اور سودر ذات کی بیوی کی اولاد کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ (کیا بالو کی بھیت پر کھڑا ہے ہندو دھرم صفحہ ۶۸۲)

منو کا کہنا ہے کہ پوری زائداد میں سے جو سب سے بہتر یا اچھی چیز یا حصہ ہو وہ براہمڑی کے بیٹے کو دے کر باقی زائداد کے دس حصہ کئے جائیں گے۔ ان میں سے چار حصہ براہمڑی کے لڑکے کو، تین حصہ چھتریہ کے لڑکے کو، دو حصہ ویش کے لڑکے کو اور ایک حصہ شودر کے لڑکے کو دینا چاہئے۔

सर्वं वा रिक्थजातं तद् दशधा परिकल्प्य च,
धर्म्यं विभागं कुर्वीत विधिनानेन धर्मवित्
चतुरोंशान् हरेद् विप्रस्त्रीनंशान् क्षत्रियासुतः
वैश्यापुत्रो हरेद् द्वयंशमंशं शूद्रासुतो हरेत्

(मनु ९/१५२.१५३)

نوٹ: (اس میں کے اکثر حوالے ''کیا بالو کی بھیت پر کھڑا ہے ہندو دھرم'' ڈاکٹر سریندر کمار شرما اگیات صاحب کی کتاب سے درج کیا گیا ہے جو وشو جیئے ایم۔ ۱۲۔ کناٹ سرکس، نئی دہلی سے شائع ہوئی ہے)

تقسیم میراث کا جو عادلانہ طریقہ اور نکاح کا صاف وشفاف نظام رسول کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کو دیا ہے اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہدایت کی دولت عطا فرما کر دنیا وآخرت میں کامیابی نصیب فرمائے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲/۱/۲۰۱۷

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی ماخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریمانہ اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعدادِ ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن والسنة
۷۶۔الإنسان فی ضوء القرآن والسنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
۷۸۔غزوة حنین والطائف فی ضوء القرآن والسنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال وأهمية النية فی ضوء القرآن والسنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة فی ضوء القرآن والسنة
۸۱۔النبی الخاتم من، متی، وأین
۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة والتبليغ فی ضوء القرآن والسنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم والمنع عن عبادة
الأوثان فی الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن والسنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو رلیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۹۶۔دار ارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لا الہ الا اللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ایتہاسک درِشٹی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات

۱۲۷۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرماڑت جیونی
۱۲۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۲۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی
۱۳۰۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں
۱۳۱۔اللہ کے پیارے نبی ایک نظر میں
۱۳۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں
۱۳۳۔اذان کیا ہے؟
۱۳۴۔آؤ نماز کی اور
۱۳۵۔روزہ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۶۔زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۷۔عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۸۔حج اور عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۹۔اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں
۱۴۰۔میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۴۱۔موبائل سے سمبندھت مسائل
۱۴۲۔بیوی شوہر کی ذمہ داریاں
۱۴۳۔اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے
۱۴۴۔صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد
۱۴۵۔جنت کے حالات اور جنتی
۱۴۶۔آپ کے سوالوں کا آسان حل
۱۴۷۔جھاڑ پھونک جادو ٹونا اور تعویز گنڈے
۱۴۸۔ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن
۱۴۹۔غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار ایتہاسک درشٹی سے
۱۵۰۔غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی

زیر طبع کتابیں

۱۵۱۔دوسو معاشرتی مسائل
۱۵۲۔تفسیر فاروقی (جلد اول اردو)
۱۵۳۔تفسیر فاروقی (جلد دوم اردو)
۱۵۴۔تفسیر فاروقی (جلد سوم اردو)
۱۵۵۔تاریخ الاسلام
۱۵۶۔قصص الانبیاء
۱۵۷۔مجموعہ احادیث (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۸۔دعا کے آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۹۔اسلام کے عدالتی فیصلے (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۰۔سیرت صحابہؓ
۱۶۱۔قربانی سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۲۔طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۳۔علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۴۔ایمانیت، عقائد اور نذر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۵۔عیدین وجمع سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۶۔مدارس سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۷۔ہبہ وجہیز سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۸۔سود سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۹۔سفر اور صدقۂ فطر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۰۔طلاق وعدت اور نفقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۱۔نماز وجماعت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۲۔نکاح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۳۔زکوٰۃ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۴۔حج سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۵۔امامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۶۔قرأت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۷۔تجارت کی مختلف قسموں سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۸۔وصیت ومیراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۹۔اذان واقامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۰۔تربیت، رضاعت وعقیقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۱۔علامات قیامت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۱۸۲۔سجدۂ تلاوت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۳۔وقف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۴۔مسجد سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۵۔علم وعلماء سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۶۔تقلید واجتہاد کی شرعی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۷۔سجدہ سہو سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۸۔بدعت کی نحوست سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔کرائے داری سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۰۔کاروبار میں شرکت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۱۔میراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۲۔سنت ونوافل سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۳۔اصلاح معاشرہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۴۔عورتوں کے مخصوص مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۵۔انسانی اعضا سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۶۔میت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۷۔رمضان روزہ اور تراویح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔اعتکاف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۹۔زمین سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۰۰۔رویتہ ہلال سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

۱۔	سرشٹی کا شرشٹا کون؟	25
۲۔	مانوا یکتا اور شانتی سندیش	30
۳۔	اذان کیا ہے؟	30
۴۔	پراکرتک نیم اور انسان کا پرمیشور سے سمبندھ	30
۵۔	مانو کلیان سمبندھی اُپدیش	30
۶۔	اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60
۷۔	انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	150
۸۔	اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60
۹۔	جہاد اور آتنکواد میں انتر	30
۱۰۔	غیر مسلموں کے ساتھ ویہوار (ایتہاسک درشٹی سے)	60
۱۱۔	کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	90
۱۲۔	اسلام؟	10
۱۳۔	لا الہ الا اللہ کی گواہی	20
۱۴۔	توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	40
۱۵۔	جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۱۶۔	جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	100
۱۷۔	اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)	250
۱۸۔	پوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	20
۱۹۔	قرآن کا پیغام (پارہ عمّ ترجمہ اور تشریح)	180
۲۰۔	قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ)	130
۲۱۔	تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر سات جلدوں میں)	4200
۲۲۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	80
۲۳۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی	35
۲۴۔	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں	50
۲۵۔	اسلامی وراثت کی تقسیم	30

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں

۱۔	اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	30
۲۔	خالق کائنات اور ہمارا اس سے تعلق	30
۳۔	غیر مسلموں میں طریقہ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	90
۴۔	ہندو دھرم، فرقے، تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	150
۵۔	آخری رسول کہاں، کب اور کون؟	150
۶۔	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	45
۷۔	غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	40
۸۔	اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	50
۹۔	قرآن میں انسان کا مقام اور اس کی اعلیٰ مقصد	30
۱۰۔	قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	30
۱۱۔	غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	35
۱۲۔	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جزیرہ عرب	45
۱۳۔	قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ/اردو ترجمہ)	300
۱۴۔	تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر ۷ جلدوں میں)	4200
۱۵۔	امت محمدیہ کی عزت کا معیار	30
۱۶۔	اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات	20
۱۷۔	تعدد ازدواج اور اسلام (مذہب عالم کی روشنی میں)	30
۱۸۔	مسلمانوں کے فرقے اور اُن کے عقائد	75
۱۹۔	اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ (تاریخ کے آئینہ میں)	30
۲۰۔	بودھ دھرم اور اسلام	30
۲۱۔	زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	50
۲۲۔	اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	50
۲۳۔	جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۲۴۔	اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60
۲۵۔	نبیوں کی دعوت وتبلیغ کے پانچ اہم صفات	400
۲۶۔	اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60